سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈوومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
# لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

نا ولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 268 Saturday 14 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۶۸) ۱۴ر فروری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

# اپسٹین فائل تنازع: اپوزیشن کا ہردیپ سنگھ پوری کے استعفے کا مطالبہ

## شدید ہنگامے کے بعد لوک سبھا کی کارروائی 9 مارچ تک ملتوی کر دی گئی

**نئی دھلی (ایجنسی):** پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کے پہلے مرحلے میں ایوان کے اندر اور باہر زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ جمعہ کے روز بھی کارروائی کے دوران اپوزیشن ارکان نے شدید احتجاج کیا اور مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری کے استعفے کا مطالبہ اٹھایا۔ اپوزیشن جماعتوں، بالخصوص کانگریس اور چند دیگر پارٹیوں کے ارکان پارلیمنٹ نے اپسٹین فائل سے جڑے معاملے کو لے کر پارلیمنٹ ہاؤس کے مکر دروازہ کے قریب جمع ہو کر مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے 'ہردیپ پوری استعفیٰ دو' کے نعرے لگائے اور اپنے ہاتھوں میں ایک بڑا بینر اٹھا رکھا تھا جس پر جیفری اپسٹین اور ہردیپ سنگھ پوری کی تصاویر آویزاں تھیں۔

اپوزیشن کا الزام ہے کہ وزیر ہردیپ سنگھ پوری کا نام امریکی شہری جیفری اپسٹین سے جڑا ہوا ہے۔ کانگریس نے اپنے سوشل میڈیا پیغام میں کہا کہ وزیر نے مبینہ طور پر امریکہ کے ایک ایسے شخص سے کئی مرتبہ ملاقات کی جس پر کمسن بچیوں کے جنسی استحصال اور انسانی اسمگلنگ جیسے سنگین الزامات عائد تھے، جو ملک کے لیے شرمناک بات ہے۔ پارٹی نے کہا کہ اس معاملے میں وزیر کو فوری طور پر استعفیٰ دینا چاہیے اور وزیر اعظم نریندر مودی کو قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں ہوئے احتجاج کے باعث ایوان کی کارروائی متاثر ہوئی۔ پہلے لوک سبھا کی کارروائی دوپہر بارہ بجے تک ملتوی کی گئی، تاہم ہنگامہ جاری رہنے کے سبب اسے 9 مارچ تک، یعنی بجٹ اجلاس کے دوسرے مرحلے تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ حکومت کی جانب سے اس معاملے پر تفصیلی بیان سامنے نہیں آیا، تاہم اپوزیشن نے واضح کیا ہے کہ وہ اس موضوع کو آئندہ اجلاس میں بھی شدت کے ساتھ اٹھائے گی۔ بجٹ اجلاس کے پہلے حصے میں جاری اس تنازع نے پارلیمانی کارروائی کو بری طرح متاثر کیا ہے اور سیاسی درجہ حرارت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

### اب نئے دفتر سے چلے گی ملک کی حکومت،

## 'سیوا تیرتھ' سے وزیر اعظم مودی نے 14 اہم فائلوں پر کیا دستخط

**نئی دھلی (ایجنسی):** وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ (13 فروری) کو اپنے نئے دفتر 'سیوا تیرتھ' کا افتتاح کیا۔ پی ایم او آج سے رائسینا ہل میں واقع ساؤتھ بلاک سے 'سیوا تیرتھ' میں منتقل ہو جائے گا۔ 'سیوا تیرتھ' میں وزیر اعظم نریندر مودی کے دفتر کے علاوہ نیشنل سیکورٹی کاؤنسل سیکرٹریٹ (این ایس سی ایس) اور کابینہ سیکرٹریٹ بھی ہوں گے۔ اس موقع پر وزیر اعظم مودی نے 'سیوا تیرتھ' میں پہلی بار 4 اہم فائلوں پر دستخط کیے۔ وزیر اعظم مودی نے 'سیوا تیرتھ' میں منتقل ہونے کے بعد سب سے پہلے 'پی ایم ریلیف اسکیم' کو منظوری دی۔ یہ منصوبہ ہر شہری کے لیے لائف لائن ثابت ہوگا۔ سڑک حادثہ میں زخمی لوگوں کو 1.5 لاکھ روپے تک کیش لیس علاج ملے گا۔ اس کا مقصد یہ یقینی کرنا ہے کہ فوری طور پر طبی مدد نہ ملنے سے کوئی جان نہ جائے۔ یہ فیصلہ نوجوانوں اور عام شہریوں کے لیے بہت راحت دینے والا ہے۔ 'لکھپتی دیدی' کا ہدف دوگنا کر کے 6 کروڑ کر دیا گیا۔ حکومت نے پہلے سے ہی 3 کروڑ 'لکھپتی دیدی' کا اعداد و شمار پار کر لیا ہے۔ یہ بنیادی ہدف مارچ 2027 سے ایک سال قبل مکمل ہو گیا۔ اب وزیر اعظم مودی نے نیا ہدف رکھا ہے، جس کے تحت مارچ 2029 تک 6 کروڑ 'لکھپتی دیدی' بنانا ہے۔ اس سے دیہی خواتین کی معاشی قوت میں مزید اضافہ ہوگا۔ وزیر اعظم مودی نے کسانوں کو معاشی طور پر مضبوط بنانے کے لیے بھی بڑا قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے زرعی انفراسٹرکچر فنڈ کو دوگنا کر کے 2 لاکھ کروڑ روپے کر دیا ہے، جو پہلے ایک لاکھ کروڑ روپے کا فنڈ تھا۔ اس سے پیداوار سے لے کر اسٹوریج اور مارکیٹنگ تک پوری زرعی ویلیو چین مضبوط ہو جائے گی۔ کسانوں کو بہتر انفراسٹرکچر، اسٹوریج اور دیگر سہولیات ملیں گی۔ 'اسٹارٹ اپ انڈیا فنڈز آف فنڈز' 0.2 کو 1000 کروڑ روپے کا فنڈ فراہم کیا جائے گا۔ ہندوستان میں اختراع اور اسٹارٹ اپ دنیا کو نئی توانائی فراہم کرنے کے لیے یہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ خاص طور سے ڈیپ ٹیک، ابتدائی مرحلے کے آئیڈیاز، ایڈوانس مینوفیکچرنگ اور بریک تھرو ٹیکنالوجی پر توجہ دی جائے گی۔ اس سے نوجوانوں کو نئے خیالات کو حقیقت میں بدلنے کے لیے فنڈنگ کے حصول میں آسانی ہوگی۔

## 'اپسٹین فائلز' کا معاملہ پہنچا سپریم کورٹ، لیڈران کی جانچ کا مطالبہ

**نئی دھلی (ایجنسی):** 'اپسٹین فائلز' نے پوری دنیا میں ہلچل مچا رکھی ہے، اور اب یہ معاملہ ہندوستانی سپریم کورٹ میں پہنچ گیا ہے۔ ایک عرضی کے ذریعہ عدالت عظمیٰ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ 'اپسٹین فائلز' میں کئی ہندوستانی لیڈران کے نام آئے ہیں اور جو الزامات عائد کیے جا رہے ہیں، اس تعلق سے عدالتی نگرانی میں جانچ کرائی جائے۔ عرضی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ امریکہ کے محکمہ انصاف سے جاری مبینہ دستاویزات پر مبنی ہے، جنھیں 'جیفری اپسٹین فائلز' کہا گیا ہے۔ یہ دستاویزات آنجہانی جیفری اپسٹین سے منسلک بتائے جاتے ہیں۔

عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان فائلوں میں ای میل، رابطہ لسٹ، فلائی لاگ اور دیگر ریکارڈس شامل ہیں۔ ان ریکارڈس میں کچھ ہندوستانی ہستیوں کے نام مبینہ طور پر سامنے آنے کی بات کہی گئی ہے۔ عرضی دہندہ نے ہندوستانی آئین کی دفعہ 32، 129 اور 142 کے تحت سپریم کورٹ سے از خود نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ عرضی میں گزارش کی گئی ہے کہ سپریم کورٹ کے کسی جج کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی یا خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے، جو ان رپورٹس پر الزامات کی صداقت کی جانچ کر سکے۔

## دہلی میں بم کی دھمکیوں کا سلسلہ جاری، کئی اسکولوں میں ہنگامی صورتِ حال

**نئی دھلی (ایجنسی):** دہلی میں اسکولوں کو مل رہی بم دھمکیوں کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ جمعہ (13 فروری) کی صبح ایک بار پھر راجدھانی کے کئی نامور اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملی، جس کے بعد کافی ہلچل مچ گئی۔ صبح 9:13 بجے پہلی کال جھنڈے والان میں واقع بی ڈی تمل ایجوکیشن اسکول میں آئی، جس میں اسکول کی حدود میں بم ہونے کی اطلاع دی گئی۔ اس کے فوراً بعد دیگر اسکولوں کو بھی اسی طرح کی دھمکیاں ملنے کی خبریں سامنے آئیں۔ بم کی اطلاع ملتے ہی دہلی پولیس کی ٹیمیں، فائر بریگیڈ اور بم ڈسپوزل اسکواڈ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس افسران نے وقت ضائع کیے بغیر اسکول کی عمارتوں کو خالی کروانا شروع کیا اور بڑے پیمانے پر تلاشی مہم شروع کر دی۔ سیکورٹی ایجنسیاں اسکول کی عمارتوں کے ساتھ ساتھ آس پاس کے علاقوں کی بھی باریک بینی سے جانچ کر رہی ہیں۔ فی الحال کسی بھی اسکول سے مشتبہ چیز ملنے کی تصدیق نہیں ہوئی ہے، تاہم تحقیقات کا عمل مکمل چوکسی کے ساتھ جاری ہے۔ واضح رہے کہ اسکول انتظامیہ نے احتیاطاً فوری طور پر کلاسیں بند کر دیں اور بچوں کو بحفاظت باہر نکالا۔ والدین کو فوری اطلاع دے کر بلایا گیا، جبکہ کئی اسکولوں نے بچوں کو بسوں اور نجی گاڑیوں کے ذریعے بحفاظت گھر بھیجنے کا انتظام کیا۔ اچانک ملنے والی اس اطلاع سے والدین میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔

## جھارکھنڈ کے ہزاری باغ میں جنگلی ہاتھیوں کا حملہ، ایک ہی خاندان کے 4 افراد سمیت 6 ہلاک

**ہزاری باغ (ایجنسی):** جھارکھنڈ کے ہزاری باغ ضلع کے چور چو بلاک کے گوندوار گاؤں میں جمعرات کی دیر رات جنگلی ہاتھیوں کے ایک جھنڈ نے حملہ کر کے 6 افراد کو ہلاک کر دیا۔ ہلاک شدگان میں ایک ہی خاندان کے 4 افراد بھی شامل ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پورے گاؤں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے جبکہ متاثرہ خاندانوں میں کہرام مچا ہوا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق رات تقریباً ایک سے دو بجے کے درمیان پانچ ہاتھی اچانک گاؤں میں داخل ہو گئے۔ اس وقت زیادہ تر لوگ گہری نیند میں تھے۔ ہاتھیوں نے کچے مکانات کو نشانہ بنایا اور گھروں کی دیواریں اور دروازے توڑ ڈالے۔ اچانک ہوئے اس حملے سے گاؤں میں افراتفری مچ گئی اور لوگ جان بچانے کے لیے گھروں سے باہر نکل کر بھاگنے لگے۔ اسی دوران ہاتھیوں نے 6 افراد کو کچل دیا۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت سورج بھوئیاں (55)، ان کی پوت بہو سمن دیوی (25)، سمن کے دو کمسن بچوں، منگرا بھوئیاں (58) اور دھنیشر رام (تقریباً 55) کے طور پر ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سورج بھوئیاں کا پورا خاندان ایک ہی گھر میں سو رہا تھا اور حملے کے دوران انہیں باہر نکلنے کا موقع نہیں مل سکا۔ واقعہ کے دوران گاؤں والوں نے ڈھول اور برتن بجا کر، ٹارچ کی روشنی ڈال کر اور شور مچا کر ہاتھیوں کو بھگانے کی کوشش کی لیکن جھنڈ کافی دیر تک گاؤں میں موجود رہا اور نقصان پہنچاتا رہا۔ کافی کوششوں کے بعد ہاتھی واپس جنگل کی سمت چلے گئے۔ اس کے بعد گاؤں میں چیخ و پکار اور غم کا ماحول چھا گیا۔ اطلاع ملنے پر جمعہ کی صبح انتظامیہ، پولیس اور محکمہ جنگلات کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ محکمہ جنگلات کے حکام کا کہنا ہے کہ علاقے میں ہاتھیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جا رہی ہے اور متاثرہ خاندانوں کو فوری امداد فراہم کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جھارکھنڈ میں انسان اور ہاتھی کے درمیان تصادم کے واقعات میں حالیہ دنوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ گزشتہ تقریباً پینتالیس دنوں کے دوران ریاست میں ہاتھیوں کے حملوں میں بیس سے زیادہ افراد جان گنوا چکے ہیں۔

## بی این پی کو دو تہائی اکثریت، جماعت اسلامی کی امیدوں کو بڑا دھچکا

### طارق رحمان ہوں گے بنگلہ دیش کے اگلے وزیر اعظم، پی ایم مودی سمیت مختلف عالمی رہنماؤں نے دی مبارکباد

**ڈھاکہ (ایجنسی):** بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد جمعرات کو پہلی بار انتخابات ہوئے۔ بنگلہ دیش کے عوام نے جوش و خروش سے ووٹ ڈالے۔ تازہ ترین معلومات کے مطابق سابق وزیر اعظم خالدہ ضیاء کے صاحبزادے طارق رحمان کو برتری حاصل ہو رہی ہے۔ دریں اثنا، عوامی لیگ پارٹی جس نے انتخابات میں حصہ نہیں لیا، سب کی نظریں 299 نشستوں کے حتمی نتائج پر ہیں۔ جمعہ کو اب تک کے غیر سرکاری نتائج میں طارق رحمان کی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کو کافی برتری حاصل ہے، جبکہ بنگلہ دیش میں جمعرات کو ہونے والے تاریخی انتخابات کے بعد ووٹوں کی گنتی جاری ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق رحمان کو اپنے قریبی حریف پر فیصلہ کن فتح حاصل کرنے کے بعد بوگورہ-6 (صدر) حلقہ سے غیر سرکاری طور پر منتخب ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے بھی طارق رحمان کو بی این پی کی بھاری اکثریت سے کامیابی پر مبارکباد دی۔ شریف نے کہا کہ وہ نئی بنگلہ دیشی قیادت کے ساتھ مل کر تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور جنوبی ایشیا اور اس سے آگے امن، استحکام اور ترقی کے مشترکہ اہداف کو آگے بڑھانے کے لیے پر امید ہیں۔ امریکہ نے بھی بنگلہ دیش کے انتخابات میں بی این پی کی جیت پر طارق رحمان کو مبارکباد دی۔ بنگلہ دیش میں امریکی سفیر نے سوشل میڈیا پر لکھا، "بنگلہ دیش کے عوام کو کامیاب انتخابات پر اور بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی اور طارق رحمان کو آپ کی تاریخی فتح پر مبارکباد۔ امریکی سفیر نے کہا، "امریکہ دونوں ممالک کی خوشحالی اور سلامتی کے مشترکہ اہداف کے حصول کے لیے آپ کے ساتھ کام کرنے کا منتظر ہے۔"

کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے نے طارق رحمان کو بنگلہ دیش انتخابات میں ان کی پارٹی کی تاریخی انتخابی کامیابی پر مبارکباد دی۔ کھرگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر لکھا، "کانگریس کی طرف سے، میں مسٹر طارق رحمان اور بی این پی کو بنگلہ دیش میں پارلیمانی انتخابات جیتنے پر مبارکباد دیتا ہوں"۔ پی ایم مودی نے 2026 کے بنگلہ دیش انتخابات میں بی این پی پارٹی کو اس کی جیت پر بھی مبارکباد دی۔ سوشل میڈیا پر پوسٹ کرتے ہوئے، انہوں نے لکھا، "میں جناب طارق رحمٰن کو بنگلہ دیش کے پارلیمانی انتخابات میں بی این پی کو بھاری اکثریت سے کامیابی دلانے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ جیت بنگلہ دیش کے عوام کے آپ کی قیادت پر اعتماد کو ظاہر کرتی ہے۔ ہندوستان ایک جمہوری، ترقی پسند اور جامع بنگلہ دیش کی حمایت میں کھڑا رہے گا۔ میں آپ کے ساتھ مل کر کام کرنے کا منتظر ہوں تاکہ ہمارے کثیر الجہتی تعلقات اور مشترکہ ترقی کے مقاصد کو آگے بڑھایا جا سکے۔" بنگلہ دیش میں امریکی سفیر برینٹ ٹی کرسٹینسن نے ٹویٹ کیا، "کامیاب انتخابات پر بنگلہ دیش کے عوام کو، اور بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی اور طارق رحمان کو آپ کی تاریخی جیت پر مبارکباد۔ امریکہ دونوں ممالک کی خوشحالی اور سلامتی کے مشترکہ اہداف کے حصول کے لیے آپ کے ساتھ کام کرنے کا منتظر ہے۔"

بنگلہ دیش میں 212 نشستوں پر ہونے والے انتخابات میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے زیر قیادت اتحاد نے مضبوط برتری حاصل کر لی ہے۔ غیر سرکاری نتائج کے مطابق جماعت اسلامی کے اتحاد نے 70 نشستیں حاصل کیں۔ دریں اثنا، آزاد امیدواروں اور دیگر جماعتوں نے مل کر تقریباً چھ نشستیں حاصل کی ہیں۔ ان ابتدائی نتائج کے باوجود، ووٹوں کی گنتی ابھی جاری ہے، اور سرکاری نتائج کا ابھی تک اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ یہ ابتدائی اعداد و شمار بنگلہ دیش کے سیاسی منظر نامے میں ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ بی این پی نے مخلوط حکومت بنانے کے لیے درکار آدھے سے زیادہ ووٹ حاصل کر لیے ہیں۔ بی این پی کے چیئرمین طارق رحمٰن نے سب سے کہا ہے کہ وہ اپنی والدہ خالدہ ضیا کے احترام میں جیت کی تقریبات ملتوی کر دیں، جن کا الیکشن سے قبل انتقال ہو گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے نماز جمعہ کے بعد خالدہ ضیاء کے لیے دعا کی درخواست کی ہے۔ بنگلہ دیش کے آزادی پسند ڈی ایم رضا الکریم نے 2026 کے انتخابی نتائج کے بارے میں کہا کہ وہ بہت زیادہ متوقع تھے، کیونکہ بی این پی بنگلہ دیش میں ایک بہت مقبول جماعت ہے۔ طارق رحمان کے والد نے پارٹی کی بنیاد رکھی۔ ملک جمہوری اور پرامن طریقے سے ترقی کرے گا۔ طویل عرصے کے بعد انتخابات کے دوران عوام تہوار کے موڈ میں رہے اور اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ حکومت عوام کی خواہشات کے مطابق ملک چلائے گی۔ نئی حکومت تاریخ سے سبق سیکھ کر عوام کی خواہشات کے مطابق حکومت کرے گی۔

## بنگلورو: کار، بائیک اور کینٹر کی ٹکر، 7 افراد ہلاک

**بنگلورو (ایجنسی):** کرناٹک کے بنگلورو دیہی ضلع کے ہوسکوٹے تعلقہ کے ایم ستیہ وارا گاؤں کے قریب جمعہ کی علی الصبح ایک ہولناک سڑک حادثے میں 7 افراد کی جان چلی گئی۔ یہ حادثہ ہوسکوٹے-ڈابا سپیٹے قومی شاہراہ پر پیش آیا جس میں ایک کینٹر ٹرک، ایک موٹر سائیکل اور ایک ایکس یووی کار شامل تھیں۔ پولیس کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق کولار سے دیون ہلی کی سمت جا رہی کار پہلے اپنے آگے چل رہی موٹر سائیکل سے ٹکرا گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ ٹکر کے بعد کار ڈرائیور نے گاڑی پر قابو کھو دیا، جس کے نتیجے میں کار سامنے سے آ رہے کینٹر ٹرک سے جا بھڑی اور یوں ایک مہلک سلسلہ وار تصادم پیش آیا۔ کار میں سوار 6 افراد اور موٹر سائیکل سوار موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ تصادم اس قدر شدید تھا کہ کار مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اطلاع کے مطابق کار میں سوار تمام 6 افراد بنگلورو کے کوتھنور علاقے کے رہنے والے تھے۔ مرکزی زون کے آئی جی پی لابھورام نے جائے حادثہ کا دورہ کیا اور بتایا کہ سڑک حادثات کے اس سلسلے میں 7 افراد کی موت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گاڑیوں کو ہٹا دیا گیا ہے اور لاشوں کو اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ 6 متوفیوں کی شناخت ہو چکی ہے جبکہ ایک کی شناخت کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ اہل خانہ سے رابطہ کر کے قانونی کارروائی مکمل کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس بات کی بھی جانچ کی جا رہی ہے کہ آیا کار ڈرائیور نشے کی حالت میں تو نہیں تھا، تاہم فی الحال اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ حادثے کے بعد کینٹر اور موٹر سائیکل ڈیوائیڈر عبور کر کے سڑک کی دوسری جانب جا گرے، جبکہ بری طرح تباہ شدہ ایکس یووی تقریباً پانچ سو میٹر دور جا کر رکی۔ سولبیلے پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ بنگلورو دیہی ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ چندر کانت نے بھی مقام حادثہ کا معائنہ کیا۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی جانچ سے تیز رفتاری حادثے کی بڑی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے ہوسکوٹے کے سرکاری اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ ادھر مقامی باشندوں نے شاہراہ کے اس حصے کے ڈیزائن اور تعمیراتی معیار پر سوال اٹھاتے ہوئے سائنسی منصوبہ بندی کے فقدان کا الزام بھی عائد کیا ہے۔

## مدرسہ عالیہ عرفانیہ خدمات قرآن کا ایک روشن مینار: مولانا خالد رشید، مدرسہ کا ۴۸ رواں جلسۂ دستار بندی و تقسیم انعامات

**لکھنؤ:** شہر تہذیب لکھنؤ کے مینارۂ علم و ادب، فن تجوید و قرأت کا مرکز مدرسہ عالیہ عرفانیہ عبدالعزیز روڈ چوک، لکھنؤ کا ۴۸واں سالانہ جلسۂ دستار بندی و تقسیم انعامات نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ قاری امتیاز احمد پرتاب گڑھی ناظم و مہتمم مدرسہ عالیہ عرفانیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جب کہ مہمان خصوصی کے حیثیت سے حضرت مولانا خالد رشید صاحب فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ و حضرت مولانا سید عمار حسنی ندوی صاحب ناظر عام دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے شرکت کی۔ جلسہ دو نشستوں پر مشتمل تھا پہلی نشست مدرسے سے فارغ ہونے والے شعبۂ قرأت کے طلباء و اساتذہ کا مظاہرۂ قرأت پر مشتمل تھا، جس کا افتتاح مولانا قاری ساجد حسین ندوی استاذ شعبۂ عربی مدرسہ عالیہ عرفانیہ کے کلام پاک سے ہوا، اس کے بعد شعبۂ قرأت کے فارغین نے روایت حفص و قرأت سبعہ میں بہترین انداز میں قرآن پاک کی تلاوت کر کے سامعین کو محظوظ کیا، اس کے بعد اساتذہ میں قاری محمد افروز عالم عرفانی قاری محمد اسعد صاحب عرفانی، قاری نثار احمد صاحب و قاری عمران احمد صاحب رحمانی نے بہترین انداز میں تلاوت کر کے محفل کو نورانی بنا دیا۔

دوسری نشست بعد نماز عشاء تقسیم انعامات و دستار بندی پر مشتمل تھی، جس کا افتتاح مدرسہ کا ترانہ سے ہوا جسے محمد معصوم وان کے ساتھی متعلم مدرسہ عالیہ عرفانی نے پیش کیا، اس کے بعد سب سے پہلے شعبۂ حفظ کے دو طالب علم محمد علی لکھنؤ و محمد محسن جھارکھنڈ، جنھوں نے ایک بیٹھک میں مکمل قرآن شریف سنایا تھا، مہتمم صاحب کی جانب سے ''رئیس القراء قاری مشتاق احمد پرتاب گڑھیؒ'' ایوارڈ و پانچ، پانچ ہزار روپے نقد و اسناد سے نوازا گیا۔ اس کے بعد مختلف شعبے میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے طلباء جس میں محمد جبرئیل شعبۂ حفظ، محمد ریحان رفیق شعبۂ قرأت روایت حفص، سرور حسین شعبۂ قرأت سبعہ اور محمد ریحان شعبۂ عربی کو مہتمم صاحب کی جانب سے ''رئیس القراء قاری مشتاق احمد پرتاب گڑھیؒ' ایوارڈ و ایک، ایک ہزار روپے نقد و اسناد سے نوازا گیا۔ مدرسہ میں قائم بانی مدرسہ کے نام سے منسوب ''قاری مشتاق احمد کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ'' سے مختلف کمپیوٹر کورس کرنے والے طلباء کو اور ''قاری مشتاق احمد پرتاب گڑھی اسپوکین انگلش سینٹر'' سے انگریزی کورس کرنے والے طلباء کو ایوارڈ و اسناد سے نوازا گیا۔ اس کے بعد مختلف شعبوں میں اپنے اپنے درجوں میں اول، دوم اور سوم آنے والے سبھی طلباء کو مہتمم صاحب کی جانب سے گولڈ، سلور اور براؤن میڈل و اسناد سے نوازا گیا۔ بعد اس کے مہمان خصوصی و علماء کرام و معززین شہر کے ہاتھوں 140 حفاظ کرام و قراء عظام کی دستار بندی عمل میں آئی۔ اپنے کلیدی خطاب میں حضرت مولانا خالد رشید صاحب فرنگی محلی نے کہا کہ ''مدرسہ عالیہ عرفانیہ خدمات قرآن کا ایک روشن مینار ہے'' اتنی بڑی تعداد میں اس ادارے سے جو طلباء فارغ ہوئے ہیں اور ان کو ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، یہ مدرسہ عالیہ عرفانیہ کا امتیاز رہا ہے۔ رئیس القراء قاری مشتاق احمد صاحب کے لگائے ہوئے اس پودے سے جو اب تناور درخت بن چکا ہے، ملک کے گوشے گوشے سے تشنگان علوم یہاں آتے ہیں اور اپنی علمی پیاس کو بجھا کر یہاں سے جانے کے بعد زندگی کے مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے مدرسے کے مہتمم قاری امتیاز احمد پرتاب گڑھی کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ ''آپ کی سرپرستی میں یہ ادارہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے، جس کا نمونہ آج ہم سب نے دیکھا ہے''۔

مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے ہوئے حضرت مولانا سید عمار حسنی ندوی ناظر عام دارالعلوم ندوۃ العلماء نے اپنے خطاب میں کہا کہ سب سے بہترین کام قرآن کی خدمت کو عام کرنا اور اشاعت و ترویج ہے۔ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے فرض ہے'' جس کی ضرورت آج کے دور میں سب سے زیادہ ہے، انھوں نے کہا کہ مدرسہ عالیہ عرفانیہ میں اب تک تقریباً دس ہزار حفاظ کرام و قراء عظام و علماء فارغ ہو کر پورے دنیا میں جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ مدرسے کی کامیابی کی دلیل ہے۔ یہاں کے فارغین حقیقی قرآنی خدمت کر رہے ہیں یقیناً اس کا ثواب بانیٔ مدرسہ حضرت قاری مشتاق احمد صاحبؒ کو ضرور مل رہا ہوگا۔ یہ سب ان کے والد شیخ طریقت، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھیؒ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے، مدرسے کے مہتمم قاری امتیاز احمد پرتاب گڑھی نے مدرسے کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض مولانا محمد اظہر الاسلام ندوی و عاصم کاکوروی نے انجام دیئے۔ اس نورانی محفل میں مہمان خصوصی کے علاوہ مولانا مشتاق ندوی، سفیان نظامی، مولانا عادل ندوی، قاری رضی الدین، مولانا مصباح، نسیم غازی، کلیم خان، فاروق خان، عمران قریشی، شہاب الدین قریشی، عاصم مارشل، نواب احمد، سفیان الدین، ڈاکٹر نسیم، وارث ایڈووکیٹ، حافظ اکبر عرفانی، سید وصی، افضال احمد صدیقی، ظفر الحسن صدیقی، اسلم ندوی، مفتی اکبر، انتساب احمد پھولپوری، قاری نثار احمد، قاری عمران احمد رحمانی، ماسٹر جاوید صدیقی، قاری شمس العارفین، قاری محمد یونس، قاری عبدالعلیم، مولانا امتیاز ندوی، ماسٹر محمد عاصم، اعجاز احمد پرتاب گڑھی و دیگر اساتذۂ کرام و معززین شہر و دیگر اداروں کے ذمہ داران و طلباء کے علاوہ بڑی تعداد میں قرب و جوار کے لوگ موجود رہے۔

## راجیہ سبھا میں تقریر کے حصے حذف کیے جانے پر ملکارجن کھڑگے برہم، بحال کرنے کا مطالبہ

**نئی دھلی (ایجنسی):** راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے ایوان میں اپنی تقریر کے کچھ حصے سرکاری ریکارڈ سے حذف کیے جانے پر شدید ناراضی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے خطاب پر بحث کے دوران انہوں نے جو تقریر کی تھی، اس کا ایک بڑا حصہ راجیہ سبھا کی ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا ہے، حالانکہ انہوں نے تمام باتیں قواعد کے دائرے میں رہ کر کی تھیں۔ ملکارجن کھڑگے نے ایوان میں اعتراض اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حذف شدہ حصوں کو دوبارہ ریکارڈ میں شامل کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ حذف کیے گئے اقتباسات میں زیادہ تر وہ نکات شامل تھے جن میں انہوں نے موجودہ حکومت کے دور میں پارلیمانی کام کاج کی صورتحال پر مبنی تبصرے کیے تھے اور چند پالیسیوں پر وزیر اعظم پر تنقید کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان پالیسیوں پر سوال اٹھائیں جنہیں وہ ملک اور عوام کے مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ان کی پارلیمانی زندگی پچاس برس سے زائد پر محیط ہے اور وہ ایوان کے ضوابط اور روایات سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کے مطابق ان کی تقریر میں کوئی بھی ایسا لفظ شامل نہیں تھا جو غیر پارلیمانی یا توہین آمیز قرار دیا جا سکے۔ انہوں نے ضابطہ 261 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس کا استعمال صرف مخصوص حالات میں کیا جا سکتا ہے، جبکہ ان کی تقریر اس زمرے میں نہیں آتی۔ مزید برآں، آئین کے آرٹیکل 105 کے تحت اراکین کو ایوان کے اندر اظہار رائے کی آزادی حاصل ہے، اس لیے تقریر کے بڑے حصے کو حذف کرنا جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن سے گزارش کی کہ اس فیصلے پر نظر ثانی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر انہیں ایوان کے اندر انصاف نہ ملا تو وہ عوام کے سامنے اپنی مکمل تقریر پیش کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اس پر چیئرمین سی پی رادھا کرشنن نے کہا کہ چیئر

## حدیث نبوی ﷺ

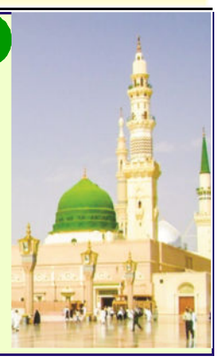

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے عورتوں سے بیعت لینے کے بارے میں کہا: نبی ﷺ نے کبھی کسی اجنبی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، البتہ عہد لیا کرتے تھے، اور جب وہ عہد کرتی تو آپ اسے فرماتے: ''جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی۔''

Sunan Abu Dawood 2941

# آئیے رمضان کا استقبال کریں

**ڈاکٹر سراج الدین ندوی**

اللہ کا شکر ہے کہ رمضان کا مبارک مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگی میں آنے والا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ رمضان کی آمد سے پہلے ہی شعبان کے مہینے میں رمضان کے استقبال کی تیاریاں فرماتے تھے، آپ کی نفل عبادات میں اضافہ ہوجاتا تھا، اللہ کے حضور گریہ و زاری بڑھ جاتی تھی، آپؐ بار بار صحابہ کرامؓ کے سامنے ماہ رمضان کی فضیلتیں بیان فرماتے تھے اور ان کو اس ماہ مبارک کے استقبال کی طرف متوجہ فرماتے تھے۔

اللہ کی برکتیں اور رحمتیں اسی دل پر نازل ہوتی ہیں جو دل صاف ستھرا ہوتا ہے، برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔ جس طرح ہم کسی مہمان کے آنے پر اپنے گھر کی صفائی ستھرائی کرتے ہیں، اللہ کا یہ مہمان ہمارے دل میں قیام کرے گا اس لیے ہمیں اپنے دل کی صفائی ستھرائی کرنی چاہئے۔ دل کی گندگی کیا ہے؟ دل کی گندگی، ہمارے وہ گناہ ہیں جو ہم سے بھول چوک یا جان بوجھ کر ہوجاتے ہیں۔ اس مبارک مہینے کے آنے پر ہمیں اپنے دل کو گناہوں سے پاک کرلینا چاہیے۔ اس لیے کہ جس دل میں گندگی ہوتی ہے اس دل پر نہ اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، نہ وہ دل اس مبارک مہینے کے قیام کے قابل ہوتا ہے، اور نہ ہی اس مہینے کی برکتوں سے فیض یاب ہوسکتا ہے۔ آیئے ہم بھی اپنے دل کو اس قابل بنالیں کہ اللہ کا یہ مہمان ہمارے دل میں قیام کرسکے، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہمارے دلوں پر نازل ہوسکیں، اور یہی تزکیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا بھی یہی مقصد قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے:

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، اور بے شک وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' (الجمعہ 2)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کے تزکیہ کے بعد ہی اللہ کی آیات سے فائدہ ہوسکتا ہے، اس لیے کہ اس آیت میں اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں یہ فرمایا گیا کہ یہ رسول انھیں قرآن کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے پھر انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔ ہمارے گھر ایک عورت دودھ دینے آیا کرتی تھی، ایک دن وہ دودھ پھٹ گیا یعنی خراب ہوگیا۔ دوسرے دن میری والدہ نے اس سے شکایت کی کہ تمہارا لایا ہوا دودھ پھٹ گیا۔ اس نے کہا کہ میں تو تازہ دودھ لائی تھی، کیسے پھٹ گیا تم نے اپنا برتن ٹھیک سے صاف نہیں کیا ہوگا اس لیے پھٹ گیا؟ میں آج جب اس واقعہ پر غور کرتا ہوں کہ دودھ جیسی نفیس، عمدہ چیز جب یہ گوارا نہیں کرتی کہ وہ جس برتن میں ہو اس برتن میں ذرا سی بھی گندگی ہو تو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں کیسے یہ گوارا کرسکتی ہیں کہ وہ کسی ناپاک، نجس، گناہوں سے آلودہ دل پر نازل ہوں۔ دودھ کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ (النحل ٦٦)

''اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں کے سلسلہ میں سوچنے کا مقام ہے، ہم ان کے جسم میں خون اور گوبر کے درمیان سے خالص دودھ پیدا کر دیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔''

اس سے پہلے کہ رمضان ہمارے درمیان ہو اور ہم رمضان کے درمیان ہوں ہمیں اپنا دل صاف کرلینا چاہیے، ہمیں اللہ کے سامنے رو رو کر، گڑگڑا کر دعا کرنا چاہئے کہ اے اللہ ہمیں معاف کردے، ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہمارے دلوں کو پاک کردے، ہم تجھ سے اپنے کیے کی معافی چاہتے ہیں، اے اللہ ہمارے دل کو اس قابل بنادے کہ تیرا مہمان اس میں قیام کرسکے۔ ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ تیری نافرمانی نہیں کریں گے، ہمیشہ تیرا کہنا مانیں گے۔ تیرے حکموں پر چلیں گے۔ روزہ ہم پر اسی لیے فرض کیا گیا ہے کہ ہم اپنے اندر تقوے کی صفت پیدا کریں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (البقرۃ:183)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' تقویٰ یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو تمام سیئات سے، تمام گناہوں سے، تمام کوتاہیوں سے باز رکھے اور تمام نیکیاں بجالائے، ہر وہ نیک کام جو کرسکتا ہے وہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک سے پوری طرح فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رمضان کے استقبال کا باطنی مرحلہ تو یہ ہے کہ اپنے دل کو پاک صاف کرلیں اور ظاہری مرحلہ یہ ہے کہ ہم اس کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں۔ اس لیے کہا سلام کے اکثر احکامات کا تعلق چاند سے ہے۔ جیسے رمضان، عیدین، حج وغیرہ کی عبادات چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے انجام دی جاتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔

''لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے، یہ لوگوں اوقات مقررہ اور حج کی تعیین کے لیے ہے'' (البقرہ 189)

ان مہینوں کا چاند دیکھنا جن میں کوئی اہم عبادت انجام دی جاتی ہے فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ وہ عمل ہے جس کو بستی یا شہر میں سے کوئی ایک یا چند افراد ادا کرلیں تو پوری بستی کی طرف سے کافی ہے، اگر کسی نے بھی نہیں کیا تو سب گنہ گار ہوں گے۔ رمضان چونکہ اللہ کا مہینہ ہے اور ہمارے لیے مقدس مہمان کی حیثیت سے آتا ہے اس کی بے پناہ فضیلتوں کو دیکھتے ہوئے اس کا ممتاز مقام ہے، رمضان کا چاند دیکھنے کا شوق بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے ۲۹ شعبان کو چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جائے، مغرب کے فوراً بعد اونچے مقامات یا گھر کی چھت پر جاکر چاند دیکھنے کی کوشش کیجیے، مطلع اگر ابر آلود یعنی بارش والا ہو تب بھی ثواب کی نیت سے چاند دیکھنے کی کوشش کیجیے۔ کیوں کہ اللہ کے نبی ﷺ اس کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ اگر ۲۹ کو نظر نہ آئے تو ۳۰ تاریخ کو چاند دیکھیے۔ یہ سوچ کر نہ رہ جایئے کہ آج تو چاند ہو ہی جائے گا۔ کیوں کہ چاند دیکھنا بھی سنت ہے اور ہر سنت پر اجر ہے۔ چاند نظر آجائے تو یہ دعا پڑھیے۔

اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ (ترمذی) ''اے اللہ! اس چاند کو امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔'' چاند کے تعلق سے چند مسائل درج کیے جارہے ہیں جن کو ہر مسلمان کو جاننا چاہئے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ قمری مہینہ ۲۹ دن کا یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ نہ ۲۸ دن کا اور نہ ۳۱ دن کا، جیسا کہ انگریزی مہینہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر مہینے کی ۲۹ تاریخ کو چاند دیکھا جائے گا۔ اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر اس مہینے کے ۳۰ دن پورے کیے جائیں گے۔

آج کل سائنسی تحقیقات کی وجہ سے بہت سی چیزیں آسان ہوگئی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ فطری چیزوں کو ہم چھوڑ دیں۔ سائنسی تحقیقات بدلتی رہتی ہیں۔ پورے سال کا کلینڈر پہلے ہی تیار ہوجاتا ہے۔ اکثر و بیشتر وہ درست بھی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود آنکھوں سے چاند دیکھنا ضروری ہے۔ آنکھوں سے چاند دیکھے بغیر نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ عید منائی جاسکتی ہے۔ اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔

''روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور عید کے لیے افطار اس وقت تک نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر چاند تم پر چھپ جائے (ابر کی وجہ سے دکھائی نہ دے) تو حساب لگا لو (یعنی تیس دن پورے کرلو)۔'' (بخاری)

ایک دوسری روایت کا مفہوم یہ ہے:۔

''مہینہ انتیس راتوں کا ہے، اس لیے روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک (رمضان کا) چاند نہ دیکھ لو۔ پھر اگر تم پر چاند مستور ہوجائے تو (شعبان) کی تعداد تیس دن پورے کرکے رمضان سمجھو۔'' (بخاری)

یہ دونوں حدیثیں بخاری شریف کے علاوہ حدیث کی دوسری مستند کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اس حدیث میں چاند کو دیکھنے کی بات کہی گئی ہے۔ دیکھنا عرف عام میں نظروں اور آنکھوں سے ہوتا ہے۔ اس لیے چاند دیکھنے کی بھرپور کوشش کیجیے۔ ایک مطلع کے لیے ایک جگہ چاند دیکھ لینا کافی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کا وہ علاقہ جہاں دن رات کے اوقات میں اتنا فرق نہ ہو کہ تاریخ ہی بدل جائے تو اسے ایک مطلع کہا جائے گا۔ مثلاً جب ہمارے یہاں دن ہوتا ہے تو امریکہ میں رات ہوتی ہے، اس لیے دونوں کے مطلع الگ ہیں، اسی طرح سعودی عرب میں بھارت سے ڈھائی گھنٹے بعد بعد رات آتی ہے اس لیے یہ ممکن ہے کہ بھارت میں چاند دکھائی نہ دے لیکن ڈھائی گھنٹے بعد سعودی عرب میں دکھائی دے جائے تو یہ الگ مطلع کہلائے گا۔ اس لیے سعودی عرب کے چاند پر ہم روزہ شروع نہیں کرسکتے۔ بھلے ہی وہاں کعبہ ہے۔ ایک مسلمان کے دل میں کعبے کے احترام واکرام کے باوجود اسلامی احکامات کی عمل آوری میں اس کا خیال نہ کیا جائے گا۔

مطلع ابر آلود ہونے کی شکل میں اور کسی جگہ سے چاند کے ہونے یا نہ ہونے کی خبر نہ آنے (یعنی شک وشبہ اور کنفیوزن کی صورت حال میں) کی شکل میں ۳۰ شعبان کو زوال صبح تک خبر کا انتظار کیا جائے گا اور کچھ نہیں کھایا پیا جائے گا۔ اگر چاند ہونے کی خبر آجائے تو روزہ مکمل کیا جائے گا ورنہ روزہ ختم کردیا جائے گا۔ چاند کے ہونے کی خبر نہ ملنے کی صورت میں روزہ نہیں رکھا جائے گا۔

اگر کسی نے کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے، اور دونوں لوگ عاقل بالغ قابل اعتبار ہیں تو گواہی تسلیم کرلی جائے گی اسے فقہ کی زبان میں شہادت علی الشہادۃ کہتے ہیں۔

کسی ملک کی رویت ہلال کمیٹی اور کسی اسلامی ملک کے سربراہ کی جانب سے چاند کے ہونے کے اعلان کا اعتبار کیا جائے گا۔

اگر کسی وجہ سے کسی شخص کو ۲۹ شعبان کو چاند ہونے کی خبر ملی اور روزہ رکھ لیا گیا لیکن بعد میں تحقیق ہوئی کہ وہ چاند غلط تھا تو ایک روزہ زیادہ رکھا جائے گا۔ خواہ روزوں کی تعداد انتیس ہوجائے۔

آج کل سوشل میڈیا عام ہے، پل پل کی خبریں پل بھر میں دنیا بھر میں پھیل جاتی ہیں۔ چاند کے معاملے میں بعض لوگ عجلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غلط خبر پھیلانے لگتے ہیں۔ اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کوئی غیر مسلم اپنی آئی ڈی بدل کر گمراہ کن خبر پھیلا دے۔ اس لیے سوشل میڈیا کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ اپنی بستی کے امام اور قاضی شہر کے اعلان کا اعتبار کریں۔

اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو، جہاں کوئی مسجد نہ ہو، اور مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے اسے چاند دکھائی نہ دیا تو ایسی صورت میں وہ اپنے عزیزوں سے فون کے ذریعے چاند ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر رواں مہینے کے تیس دن پورے کرے گا ہم جانتے ہیں کہ سیاچن، لداخ اور کشمیر کی سرحدوں پر برف باری کی وجہ سے ٹیلی مواصلات کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے اور مذکورہ صورت حال پیدا ہوجاتی ہے۔

ماہ مبارک کی آمد کا انتظار کرنا اور اس کے استقبال کے لیے خود کو تیار کرنا باعث اجر ہے۔ ہمیں اجر کی ضرورت ہے۔ ہم انسان ہیں، ہمارے اندر بشری کمزوریاں ہیں۔ صبح سے شام تک نہ معلوم کتنے گناہ ہوتے ہیں۔ اس لیے جب بھی ثواب حاصل کرنے اور اجر سمیٹنے کا موقع ملے ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔ یہ اجر اکٹھا ہوکر ہمارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ ان شاء اللہ

• • •

# منی پور کو سمجھنا کیوں نہیں آسان!

**نندیتا ھکسر**

منی پور میں سرگرم مسلح گروہوں کی درست تعداد کا تعین مشکل ہے، لیکن حالیہ رپورٹس میں 5 سے 10 بڑے گروہوں کا ذکر ہے، جن میں یونائیٹڈ نیشنل لبریشن فرنٹ، پیپلز لبریشن آرمی، کانگلی پاک کمیونسٹ پارٹی، کانگلی یاوول کانبالوپ اور پیپلز ریولیوشنری پارٹی آف کانگلی پاک شامل ہیں۔ یہ گروہ 2023 کے تشدد کے بعد مزید فعال ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ ارامبائی تنگول اور میتئی لیپون جیسے گروہ بھی ہیں۔ مزید برآں، تقریباً 30 کوکی مسلح گروہ ہیں، جن میں کوکی نیشنل آرمی، زومی ریولیوشنری فرنٹ اور چن کوکی ریولیوشنری فرنٹ شامل ہیں۔ صورت حال کو مزید پیچیدہ بناتا ہے منی پور میں شورش سے نمٹنے میں انٹیلجنس ایجنسیوں کا کلیدی کردار۔ ان کے کام میں شفافیت اور جوابدہی کا فقدان ہے۔ سوشل میڈیا کے دور میں شفافیت کی یہ کمی نہایت سنگین نتائج پیدا کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک رپورٹ (جو مبینہ طور پر لیک شدہ انٹیلجنس پر مبنی تھی) میں کہا گیا کہ 'ڈرون پر مبنی بم، پروجیکٹائل، میزائل اور جنگلاتی جنگ کی تربیت یافتہ 900 سے زائد کوکی عسکریت پسند میانمار سے منی پور میں داخل ہوگئے ہیں۔'

کوکی۔زو بی جے پی رکن اسمبلی نیمچا کپگین کے منی پور کی نائب وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لینے کے ایک دن بعد 5 فروری کو ریاست کے چوراچند پور اور توبھیونگ میں احتجاجی مظاہرے شروع ہوگئے۔ کوکی۔زو برادری کے کئی افراد نے اسے کسی تحریری سیاسی معاہدے کے بغیر حکومت سے باہر رہنے کے اجتماعی فیصلے سے غداری قرار دیا۔ کوکی اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے 6 فروری کو 24 گھنٹے کے بند کی اپیل کی اور آئندہ بھی احتجاجی مظاہروں کا اعلان کیا۔

جو لوگ منی پور کی ثقافتی باریکیوں سے واقف نہیں ہیں، وہ 4 فروری کو امپھال راج بھون میں منعقدہ حلف برداری کی تقریب میں پوشیدہ علامتوں کو شاید نہ سمجھ پائے ہوں۔ یمنام کھیم چند سنگھ نے منی پور کے نئے وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف لیا، جبکہ کپگین اور لوسی دکھو نے نائب وزرائے اعلیٰ کے طور پر۔ سنگھ میتئی ہیں، کپگین کُکی۔زو برادری سے تعلق رکھنے والی خاتون ہیں اور دکھو ماؤ ناگا ہیں۔ یہ شناخت کی سیاست کی تازہ مثال ہے، جسے کسی مستقبل پسندانہ سوچ کے بغیر آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ سوچ ایسی ہونی چاہیے تھی جو طویل عرصہ سے جاری تشدد کی گرہوں کو کھول سکے۔ لیکن 3 بڑی برادریوں سے ایک وزیر اعلیٰ اور 2 نائب وزرائے اعلیٰ کی تقرری کوئی حل نہیں، کیونکہ منی پور میں مسئلہ محض نسلی تصادم سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔

جب 2023 میں منی پور سرخیوں میں تھا، تب بیشتر ہندوستانی اس ریاست، اس کے جغرافیے اور آبادی کے بارے میں بہت کم جانتے تھے۔ اس کی صدیوں پر محیط پیچیدہ تاریخ کے بارے میں تو بالکل نہیں۔ میڈیا نے اس تصادم کو میتئی اور کوکی۔زو کے درمیان نسلی جھگڑے یا پھر پہاڑی قبائل اور میدانی علاقوں کے لوگوں کے درمیان تنازع کے طور پر پیش کیا۔ ایک حد تک یہ درست تھا، کیونکہ بیشتر میتئی وادیٔ امپھال میں رہتے ہیں، جبکہ کوکی۔زو قبائلی برادریاں آس پاس کی پہاڑیوں میں آباد ہیں۔ تصادم کی فوری وجہ کوکی۔زو اور ناگا (دونوں قبائل) کی طرف سے میتئی برادری کو درج فہرست قبائل کے زمرے میں شامل کیے جانے پر اعتراض تھا۔ تاہم یہ سادہ سی کہانی تصادم کے ابتدائی چند دنوں میں ہی غلط ثابت ہوگئی۔ تشدد کے پہلے 3 دنوں میں وادی میں 300 سے زائد میتئی گرجا گھروں کو خود میتئی انتہا پسند گروہوں نے نذر آتش کردیا تھا۔

اسرائیلی میڈیا نے ہندوستان کے بنی مناشے برادری کے بحران میں ہونے کی خبریں شائع کی۔ 'شادی اسرائیل' ایک این جی او ہے جو یہودی برادریوں کے 'گمشدہ قبائل' کو اسرائیل واپس آنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے مطابق بنی مناشے قبیلے کے ایک ہزار سے زائد افراد، جو ان کی کل آبادی کا تقریباً 20 فیصد ہیں، تشدد کے باعث بے گھر ہوگئے۔ برادری کے ایک رکن کی موت ہوگئی، ایک کو سینے میں گولی لگی اور اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اسرائیل سے موصول رپورٹس کے مطابق 2 سینیگوگ اور ایک مکواہ (مذہبی غسل خانہ) جلا دیے گئے۔ اگر یہ تصادم واقعی میتئی اور کوکی۔زو برادریوں کے درمیان ہوتا، تو میتئی انتہا پسند گروہوں نے میتئی خاتون پولیس افسر (تھوناؤجم برندا) پر حملہ کیوں کیا، جس نے ریاست میں نارکوٹیررزم کے روابط کو بے نقاب کیا تھا اور الزام لگایا تھا کہ اس غیر قانونی تجارت کو سیاسی سرپرستی حاصل ہے؟

یہ بات بھی سمجھ سے باہر ہے کہ میڈیا رپورٹس میں کوکیوں کو اپنے ہی ملک میں مہاجر کیوں بتایا جانے لگا۔ بعض صحافیوں نے الگ الگ واقعات پر توجہ مرکوز کی۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک واقعہ ہولناک تھا، لیکن کوئی بھی ایک واقعہ اس تصادم کی اصل نوعیت اور اس کے اسباب کو واضح نہیں کرسکتا تھا۔ اب جبکہ منی پور سرخیوں سے باہر ہوچکا ہے، لوگ بڑی حد تک اسے بھول گئے ہیں۔ تاہم منی پور میں رہنے والے لوگ آج بھی تشدد کا سامنا کر رہے ہیں۔ اگرچہ مئی 2023 کے تصادم کے دوران سب سے زیادہ نقصان کوکی۔زو برادری کو ہوا، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی ایک برادری کو 'معصوم متاثرہ' قرار نہیں دیا جاسکتا۔

قبل میں ریاست میں تشدد ہندوستانی سکیورٹی فورسز (جن میں فوج بھی شامل تھی) اور مقامی عسکریت پسند گروہوں کے درمیان ہوتا تھا۔ آج عسکریت پسند گروہ آپس میں بھی لڑ رہے ہیں اور ہندوستانی مسلح افواج سے بھی۔ ریاست میں بڑی مقدار میں غیر قانونی اسلحہ اور گولہ بارود آرہا ہے، جس سے تشدد معمول کی بات بن چکا ہے۔ سیاسی پارٹیوں، مسلح گروہوں اور سول سوسائٹی تنظیموں کو منی پور میں شناخت کی سیاست کو حل کے طور پر دیکھنا چھوڑ دینا چاہیے۔ ہر شناخت کو عملی اور علامتی طور پر ایک ہتھیار کی شکل میں استعمال کیا گیا ہے۔ حالات اس لیے بھی سنگین ہوگئے ہیں کہ اسے مسلح گروہوں کی حمایت حاصل ہے، جو نہ صرف جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ہیں بلکہ انہیں استعمال کرنے میں بھی کوئی جھجک نہیں رکھتے۔ شناخت کی سیاست انتظامیہ میں بھی سرایت کرچکی ہے، جس کی مثال آسام رائفلز اور منی پور پولیس کے درمیان تنازع سے ملتی ہے۔

منی پور میں سرگرم مسلح گروہوں کی درست تعداد کا تعین مشکل ہے، لیکن حالیہ رپورٹس میں 5 سے 10 بڑے گروہوں کا ذکر ہے، جن میں یونائیٹڈ نیشنل لبریشن فرنٹ، پیپلز لبریشن آرمی، کانگلی پاک کمیونسٹ پارٹی، کانگلی یاوول کانبالوپ اور پیپلز ریولیوشنری پارٹی آف کانگلی پاک شامل ہیں۔ یہ گروہ 2023 کے تشدد کے بعد مزید فعال ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ ارامبائی تنگول اور میتئی لیپون جیسے گروہ بھی ہیں۔ مزید برآں، تقریباً 30 کوکی مسلح گروہ ہیں، جن میں کوکی نیشنل آرمی، زومی ریولیوشنری فرنٹ اور چن کوکی ریولیوشنری فرنٹ شامل ہیں۔

صورت حال کو مزید پیچیدہ بناتا ہے منی پور میں شورش سے نمٹنے میں انٹیلجنس ایجنسیوں کا کلیدی کردار۔ ان کے کام میں شفافیت اور جوابدہی کا فقدان ہے۔ سوشل میڈیا کے دور میں شفافیت کی یہ کمی نہایت سنگین نتائج پیدا کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک رپورٹ (جو مبینہ طور پر لیک شدہ انٹیلجنس پر مبنی تھی) میں کہا گیا کہ 'ڈرون پر مبنی بم، پروجیکٹائل، میزائل اور جنگلاتی جنگ کی تربیت یافتہ 900 سے زائد کوکی عسکریت پسند میانمار سے منی پور میں داخل ہوگئے ہیں۔'

16 ستمبر 2024 کا ایک نوٹ منی پور کے پولیس ڈائریکٹر جنرل کو بھیجا گیا تھا اور جس پر وزیر اعلیٰ کے سکریٹری تنگتھاؤجم جیفری کے دستخط تھے، لیک ہوگیا اور سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا۔ ابتدا میں حکام نے لیک ہونے کی تصدیق کی، لیکن بعد میں اس کی صداقت سے انکار کردیا۔ اس سے قیاس آرائیاں شروع ہوگئیں کہ یہ کسی بڑی سازش کا حصہ تھا۔ یہ محض ایک مثال ہے کہ کس طرح خبر کا لیک ہونا، پھر اس کی تردید اور غیر یقینی کی فضا میں قابل اعتماد معلومات کی عدم موجودگی ایسے خطے میں عدم استحکام کو بڑھاتی ہے جسے طویل عرصے سے غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کا گڑھ بتایا جاتا رہا ہے۔ مزید ایک وجہ یہ ہے کہ منی پور شمال مشرق میں واقع ہے، جو اسے جغرافیائی و سیاسی اعتبار سے حساس بناتا ہے۔ میانمار، چین اور بنگلہ دیش میں ہونے والی پیش رفت کا ریاست پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ اگرچہ منی پور کی سرحد بنگلہ دیش سے نہیں ملتی، لیکن وہاں کی ہر علاقائی بے چینی یہاں کی صورتِ حال کو مزید خراب کرتی ہے۔

کچھ مسلح منی پوری گروہوں کے رہنماؤں نے چین میں پناہ لے رکھی ہے۔ نتیجتاً چین۔میانمار سرحد کے قریب غیر قانونی منڈیوں سے منی پور کے باغیوں کو اسلحہ فراہم ہو رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق '2025 کے آغاز سے میانمار نے چینی سکیورٹی کمپنیوں کو اپنے یہاں کام کرنے کی اجازت دے رکھی ہے، جس سے چین کی جانب سے ہندوستانی سرحدوں کی نگرانی، باغی گروہوں کی مدد اور منی پور سمیت پڑوسی ریاستوں میں انسداد دہشت گردی کارروائیوں میں رکاوٹ ڈالنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ تاریخی رپورٹس میانمار کے کاچن باغیوں جیسے گروہوں کے ذریعے شمال مشرق میں سرگرم عسکریت پسندوں کو چینی امداد کی تصدیق کرتی ہیں۔'

پھر آتا ہے مادر وطن سے جڑا تنازعہ۔ کوکی مسلح گروہ ایسے نقشے بناتے ہیں جن میں ناگا آبادی والے وسیع علاقے شامل ہوتے ہیں، جس سے ناگا برہم ہوتے ہیں۔ میتئی ایسے ریاستی تصور کو فروغ دیتے ہیں جس میں پہاڑی علاقے شامل ہوں، اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے ماضی میں ناگاؤں پر حکمرانی کی تھی، یہ بھی ناگاؤں کے غصے کی ایک وجہ ہے، جبکہ ناگاؤں کا کوکیوں کو 'مہاجر' کہنا دونوں برادریوں کے درمیان جھڑپوں کی بڑی وجہ ہے۔ 'مایانگ' برادری، یعنی مارواڑی جیسے غیر منگول باشندے جو دہائیوں سے منی پور میں مقیم ہیں، ان تمام خیالی مادر وطن کے تصورات سے تنگ آچکے ہیں، کیونکہ انہیں کسی میں بھی شامل نہیں کیا گیا۔ اور منی پور کے مسلمان؟ ان کا بھی اپنا ایک خیالی مادر وطن ہے۔

ہندوستانی حکومت اور انٹیلجنس ایجنسیوں کی برسوں پر محیط 'بانٹو اور راج کرو' کی پالیسی نے اس بات کو یقینی بنا دیا ہے کہ ان گروہوں کے درمیان کوئی یکجہتی نہ ہو۔ ان کے باہمی جھگڑے پہلے بھی ہوتے تھے، لیکن آج جس نوعیت کے جان لیوا حالات ہیں، وہ پہلے کبھی نہیں تھے۔

XXXXXX

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

## سرلا مہیشوری: دوردرشن کی باوقار آواز سے سیاست اور ادب تک ایک ہمہ جہت سفر

سرلا مہیشوری کا شمار ہندوستان کی مایہ ناز اور مقبول نیوز اینکرز، ممتاز مصنفین اور سرگرم سیاست دانوں میں ہوتا ہے۔ ان کی بنیادی شناخت دوردرشن کی ایک معروف نیوز اینکر کے طور پر قائم ہوئی۔ 1980 اور 1990 کی دہائی میں وہ خبروں کی پیشکش کے اپنے سنجیدہ، متوازن اور پروقار انداز کے باعث صفِ اول کی نیوز ریڈرز میں شامل رہیں۔ سیٹلائٹ چینلز کی آمد سے قبل کا وہ دور تھا جب نیوز ریڈرز کو غیر معمولی وقار اور مقبولیت حاصل تھی۔ ان کی حیثیت اور شان وشوکت کسی طور بالی ووڈ ستاروں سے کم نہ سمجھی جاتی تھی اور وہ حقیقی معنوں میں عوامی سطح پر سیلیبریٹیز کا درجہ رکھتے تھے۔ سرلا مہیشوری کی پیدائش راجستھان کے شہر بیکانیر میں ایک ادبی اور سیاسی گھرانے میں ہوئی۔ ان کی پرورش ایک ایسے ماحول میں ہوئی جہاں مارکسی نظریات اور ادب کو اہمیت دی جاتی تھی۔ اس ماحول نے ان کی شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ بعد ازاں وہ کولکاتا منتقل ہوگئیں جہاں ان کے سیاسی اور ادبی شعور میں مزید پختگی آئی۔ انہوں نے اپنی اعلیٰ تعلیم کولکاتا میں حاصل کی جہاں وہ مارکسی نظریات اور سیاست سے وابستہ ہوئیں۔ انہوں نے اپنے کریئر کا آغاز 1976 میں دوردرشن سے بطور اناؤنسر کیا۔ 1982 میں مستقل طور پر نیوز ریڈنگ سے وابستہ ہوئیں اور 2005 تک اس پیشے سے وابستہ رہیں تقریباً 23 سال تک خبروں کی پیشکش، جو کہ کسی بھی نیوز اینکر کے لیے ایک طویل اور کامیاب عرصہ ہوتا ہے۔

سرلا کی شخصیت میں بے حد جاذبیت تھی وہ اپنی سادگی، شائستگی، نپے تلے لہجے، درست تلفظ، اپنی دھیمی اور پراثر آواز کے لیے جانی جاتی تھیں۔ ان کا خبریں پڑھنے کا انداز اتنا سادہ اور واضح تھا کہ ناظرین انہیں بے حد پسند کرتے تھے۔ ان کی جامہ زیبی بہت مشہور تھی۔ اپنے مخصوص طرز لباس کے لیے وہ لاکھوں ناظرین میں مقبول تھیں۔ ان کا کاندھے پر ساڑی کا پلو ڈالنے کا مخصوص انداز (جو اکثر بنگالی یا گجراتی اسٹائل سے مماثلت رکھتا تھا) اس دور میں ایک فیشن بن گیا تھا نیز ان کی ساڑیوں کا کلکشن عوام میں بہت مقبول تھا۔ سرلا مہیشوری کی ہمہ جہت شخصیت کی طرح ان کا سیاسی کریئر بھی بہت متنوع رہا۔ وہ عملی سیاست میں بھی سرگرم رہیں اور انہوں نے ہندوستانی سیاست پر اپنے انمٹ نقوش مرتسم کیے۔ ان کا تعلق کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) یعنی سی پی آئی (ایم) سے تھا۔ وہ اپنی نظریاتی وابستگی اور عوامی مسائل پر مضبوط موقف رکھنے کے لیے جانی جاتی تھیں۔

سرلا مہیشوری 1990 سے 1996 تک مغربی بنگال سے راجیہ سبھا کی رکن رہیں۔ وہ مغربی بنگال قانون ساز اسمبلی کی رکن بھی منتخب ہوئیں اور صوبائی سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ خواتین کی سماجی وسیاسی ترقی کے لیے آل انڈیا ڈیموکریٹک ویمنز ایسوسی ایشن (ایڈوا) سے بھی وابستہ رہیں اور خواتین کی فلاح و بہبود اور انہیں سماجی اور معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے اس پلیٹ فارم سے پوری تندہی سے کام کیا نیز خواتین کے حقوق اور سماجی و اقتصادی مسائل پر ہمیشہ آواز اٹھائی وہ پارلیمنٹ کی 'آفیشل لینگویج کمیٹی' کی ڈپٹی چیئر پرسن

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

# اترپردیش

## رمضان نزولِ قرآن کا مہینہ اور حفظ اس کی حفاظت کا ذریعہ: مولانا عمران قاسمی

### جامعہ شمس الہدیٰ قصبہ سدھور میں ایک نشست میں مکمل قرآن سنانے والے طلباء کے اعزاز میں تقریب منعقد

**بارہ بنکی (محمد مدثر):** قرآن کریم اللہ کا کلام ہے اور یہ ہدایت کا سرچشمہ ہے جبکہ حفاظِ قرآن اس سرچشمے کے پاسبان ہیں، جب ایک بچہ قرآن حفظ کرتا ہے تو اس کی روح کلامِ الٰہی سے منور ہو جاتی ہے اور اس کا کردار معاشرے کے لیے مشعلِ راہ بن جاتا ہے، وہ محض الفاظ کا رٹا نہیں لگاتا بلکہ اللہ کے فضل سے ایک ایسی برکت سمیٹتا ہے جو اسے عام لوگوں سے ممتاز کر دیتی ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا محمد عمران قاسمی نے جامعہ شمس الہدیٰ قصبہ سدھور میں ایک نشست میں مکمل قرآن سنانے والے طلباء کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انہوں نے کہا کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن لوحِ محفوظ سے زمین پر اترا اور حفظِ قرآن وہ عمل ہے جس کے ذریعے یہ کلام کاغذ سے نکل کر انسان کے سینے میں محفوظ ہو جاتا ہے، ایک ہی نشست میں مکمل قرآن سنانا اس بات کی دلیل ہے کہ حافظ کا دل اس نورِ الٰہی کا مستقل مسکن بن چکا ہے۔ قاری محمد اظہار انصاری ناظم جامعہ ہذا نے کہا کہ آج کے دور میں بچوں کو قرآن سے جوڑنا درحقیقت انہیں ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کرنا ہے۔ حافظِ قرآن معاشرے میں ایک ایسا ستون ہوتا ہے جو قرآن کی تعلیمات کو زندہ رکھتا ہے اور اپنی دینی تربیت کے ذریعے فتنوں کے اس دور میں حق کی پہچان کرواتا ہے۔

معلوم ہو کہ محمد عادل ولد محمد جمیل اور محمد ذیشان ولد محمد اسرار نے قاری محمد آصف کی زیرِ نگرانی ایک نشست میں مکمل قرآن مجید سنایا جس پر انہیں اعزاز و اکرام سے نوازا گیا اور موجود تمام معززین نے دعاؤں سے نواز کر روشن مستقبل کی دعائیں دیں۔ اس موقع پر قاری محمد ثاقب، محمد حنیف، محمد عرفان، محمد ابرار، محمد عمران وغیرہ موجود تھے۔

## قانون کے نظم کو بحال رکھنا میری پہلی ترجیح: پولیس کپتان

**سلطانپور (نامہ نگار):** ضلع کی نئی پولیس کپتان چارونگم نے آج پولیس لائن واقع ہال میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلع میں قانون کے نظم کو بحال رکھنا میری پہلی ترجیح ہوگی۔ ہر ایک تیوہار ساتھ خیریت سے گزرے اسکے لئے پولیس مستقل کوشاں رہیگی۔ پولیس کپتان چارونگم نے کہا کہ شہر میں ٹریفک کے مسئلہ پر ہم سبھی صحافی حضرات کو الگ سے بلا کر چرچہ کرینگے۔ پولیس کپتان نے کہا کہ ہماری کوشش رہیگی کہ پولیس اور صحافیوں کے درمیان اچھا تال میل رہے ہم صحافی حضرات سے بہتر تعاون کی امید کرتے ہیں۔

## معاشرے میں تعلیمی بیداری کیلئے طلباء وطالبات کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری

### ایم ار گلوبل اکیڈمی و مدرسہ رحیمیہ کا اجلاس عام حفاظ کرام کی دستار بندی کا انعقاد

**جلال آباد (قاضی طارق):** ایم آر گلوبل اکیڈمی و مدرسہ رحیمیہ کے زیر اہتمام سالانہ اجلاس عام و دستار بندی کا انعقاد کیا گیا پروگرام کی صدارت جامعہ مفتاح العلوم کے ناظم تعلیمات مولانا وصی اللہ خان عرف آرزو میاں نے کی پروگرام کا آغاز متعلم حافظ محمد ازھر کی تلاوت سے ہوا پروگرام کی نظامت کے فرائض مولانا ایوب مفتاحی نے بخوبی انجام دیئے اس موقع پر جامعہ مفتاح العلوم کے استاد حدیث مفتی رئیس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی تعلیم کی ترویج و اشاعت کے ذریعہ معاشرے میں ایک صالح انقلاب لانا مدرسہ رحیمیہ ایم آر گلوبل جلال آباد کے بنیادی مقصد میں سے ایک کلیدی مقصد ہے اسی مقصد کے لیے ادارہ ایک دہائی سے جدوجہد کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ ادارہ آپ کو ایک حافظ نہیں ایک درسگاہ کے طور پر معاشرے کے حوالے کر رہا ہے آپ اپنی ذات میں ایک تعلیم گاہ بنیں علم کا ایسا سرچشمہ بنیں جس سے نہ صرف آپ کے گھر والے ایک علاقہ فیض یاب ہو دینی و دنیاوی تعلیم کو گھر گھر پہنچانا آپ کا مقصد حیات ہونا چاہیے مولانا عمران حسین پوری نے طلبہ وطالبات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے میں بیداری لانے کے لیے بچوں و بچیاں اور خواتین کا تعلیم یافتہ ہونا انتہائی ضروری ہے اسلام کی تعلیمات کو سنجیدگی کے ساتھ اپنی زندگیوں میں لانا ہوگا اور ملک میں مسلمانوں کے روشن اور تابناک مستقبل کے لیے ٹھوس لائحہ عمل بنانا ہوگا انہوں نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات مسلمانوں کے لیے ایک سخت آزمائش ہیں ہمیں اپنی تعلیمی تربیتی اخلاقی حیثیت کو مضبوط کرنا ہوگا ہمیں نئے عہد کے لیے نئے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے اور اس کے لیے ہمیں عہد حاضر کے جدید علوم میں بھی دسترس حاصل کرنی چاہیے اس کے علاوہ مولانا عمران حسین پوری نے مسیح الامت حضرت شاہ مولانا مسیح اللہ خان جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات بھی سنائیں انہوں نے کہا جلال آباد حضرت جلال ابادی کے نام سے ہی مشہور قصبہ ہے اور اج انہی کے نواسہ مولانا عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حافظ سید وجاہت میاں نے مدرسہ کے ساتھ ساتھ اسکول بھی قائم کیا ہے اور ماشاءاللہ اس ادارے نے نام روشن کیا ہے انہوں نے کہا کہ ان کے یہاں پر دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر کافی توجہ دی جاتی ہے اور ماشاءاللہ اس سال بھی چھ 6 طلبہ نے حفظ مکمل کیا ہے اور دستار بندی عمل میں آئی ہے یہ سب فیض ان کے بڑوں کا ہے اس موقع پر مولانا عظمت گڑھی عبداللہ نے بھی دینی تعلیم و دنیاوی تعلیم پر تفصیلی روشنی ڈالی انہوں نے کہا تعلیم ترقی کا زینہ ہے مدرسہ کے طلبہ وطالبات تقاریر نعت وغیرہ پیش کی۔ اس موقع پر سماجی کارکن شیر زما خان احتشام اللہ خان عرف شام بابو قاری محبوب شیروانی فیض شیروانی آرزو علی خان اور ان کے علاوہ قصبہ کے اور باہر سے آئے ہوئے کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی آنے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا مدرسہ رحیمیہ ایم آر گلوبل اکیڈمی کے ایم ڈی سید وجاہت میاں نے شکریہ ادا کیا۔

## قاری محمد رئیس قادری جامعی کو امام علم وفن ایوارڈ ملنے پر مبارکباد

**ایودھیا (نامہ نگار):** علم وفن کی دنیا میں ایک خوش آئند خبر کے طور پر ممتاز استاذ قاری محمد رئیس احمد قادری جامعی کو دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور ایودھیا کے سالانہ جلسہ دستار بندی کے موقع پر مشہور روحانی پیشوا میر سید محمد سہیل واحدی بلگرامی سید محمد حسان بن نور واسطی مسوٰی معمار قوم حضرت قاری جلال الدین قادری ناظم اعلیٰ جامعہ رونا ہی ودیگر علماء ومشائخ کی بابرکت موجودگی میں امام علم وفن ایوارڈ سے نوازا گیا یہ اعزاز ان کی طویل تدریسی خدمات تنظیمی صلاحیت فن قرأت میں مہارت اور طلبہ کی مثالی تربیت کے اعتراف میں پیش کیا گیا یہ باوقار اعلان سالانہ جلسۂ دستار بندی کے موقع پر دارالعلوم نور الحق چرہ محمد پور میں کیا گیا جہاں علم قرآن وحدیث کی روشنی میں پروان چڑھنے والے طلبہ کی دستار بندی کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی خدمات کو بھی سراہا گیا تقریب میں موجود معزز شخصیات اور ارباب حل وعقد نے قاری محمد رئیس صاحب کی علمی وفنی کاوشوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ وہ ادارے کا قیمتی سرمایہ اور ملت کے لیے باعث افتخار ہیں۔ علامہ مختار الحسن شیخ الحدیث ادارہ نے اپنے تاثرات میں اس امر پر زور دیا کہ ایسے اساتذہ خاموشی کے ساتھ نسلوں کی آبیاری کرتے ہیں اور قرآن کریم کی تعلیم کو اخلاص ومحنت کے ساتھ آگے بڑھاتے ہیں امام علم وفن ایوارڈ دراصل ان کی مسلسل جدوجہد علمی وقار اور خدمت دین کا روشن اعتراف ہے۔ قاری محمد رئیس احمد قادری جامعی استاذ ادارہ کو امام علم وفن ایوارڈ سے سرفراز کیے جانے کی خبر ملتے ہی ان کے حلقۂ احباب اور عقیدت مندوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی مختلف علمی وسماجی شخصیات کی جانب سے مبارکباد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اور اسے خدمت قرآن کا حقیقی اعتراف قرار دیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر معروف اسلامی اسکالر مولانا اشتیاق احمد قادری جامعی نے دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قاری محمد رئیس قادری جامعی کی یہ کامیابی دراصل ان کی خاموش جدوجہد تدریسی محنت تنظیمی صلاحیت اور فن قرأت میں مہارت کا ثمرہ ہے انہوں نے کہا کہ ایسے اساتذہ قوم کا سرمایہ اور ملت کا افتخار ہوتے ہیں جو نسلوں کی فکری وروحانی تربیت میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

## منریگا بچاؤ تحریک کے کانگریس کا پیدل یاترا کا انعقاد

**بارہ بنکی (نامہ نگار)** موجودہ مرکزی حکومت کانگریس کی کئی اسکیموں کے نام بدلنے اور آئینی طور پر عام لوگوں کے حقوق محدود کرنے کا کام کر رہی ہے۔ عظیم مجاہد آزادی بابائے قوم مہاتما گاندھی کے نام منسوب منریگا اسکیم پورے ملک میں چلائی جا رہی تھی جس سے مزدور، غریب کسان اس اسکیم سے مستفیض ہو رہے تھے۔ مذکورہ خیالات آج ریاستی کانگریس کی ہدایت پر شروع کئے گئے منریگا بچاؤ تحریک کو خطاب کرتے ہوئے راجیہ سبھا کے سابق ممبر ڈاکٹر پی ایل پنیا نے ظاہر کئے۔ تقریب میں ضلع کی انچارج مسز ممتا چودھری بھی موجود تھیں۔ ڈاکٹر پنیا نے کہا کہ گذشتہ دس بارہ برسوں سے مزدور کسان اس اسکیم سے محروم ہیں جس سے انکے حقوق صلب کئے جا رہے ہیں۔ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے ممتا چودھری نے کہا کہ اس اسکیم کے تحت مزدوروں کو 100 دن کے روزگار کی گارنٹی دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب تک آئینی طریقے سے منریگا اسکیم بحال نہیں ہوتی تب تک کانگریس پارٹی موجودہ حکومت کی مخالفت کرتی رہے گی مہم کے تحت صدر ضلع کانگریس محمد محسن کی قیادت میں مہندی پور سے ہرکھ چوراہے تک پدیاترا نکالی گئی جس میں کانگریس کے اعلا لیڈران سے لے کر ادنی لیڈر پیدل چل رہے تھے۔ صدر ضلع کانگریس نے کہا کہ پدیاترا کا مقصد لوگوں میں اسکیم کے تئیں بیداری پیدا کرنا ہے۔ پدیاترا میں سابق ضلع صدر امرناتھ مشرا صدر شہر کانگریس راجندر ورما، کے سی شریواستو، عرفان قریشی، مسز شبنم وارث، بلاک صدر سنت شرن ورما، آدرش پٹیل، شری کانت مشرا، محمد عارف، ڈاکٹر ونیت درما، اشوک راوت، تسلیم خان، پری تی شکلا، میرا گوتم سمیت دوسرے لیڈران موجود تھے۔

## نوجوان وکیل شعیب قدوائی عرف بابی کا دن دہاڑے قتل

### قتل کے خلاف وکلا کا سخت احتجاج، 48 گھنٹوں کے اندر قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

**بارہ بنکی (نامہ نگار):** اجودھیا قومی شاہراہ سے بارہ بنکی شہر کو آنے والی اسینی سروی لین پر آج دن دہاڑے اپنی بولیرو کار سے شہر آ رہے نوجوان وکیل شعیب قدوائی المعروف "بابی" کو نامعلوم حملہ آوروں نے تابڑ توڑ گولیاں مار کر بڑے ہی بہیمانہ طریقے سے قتل کر دیا۔ واقعہ سے پوری قومی شاہراہ پر دہشت پھیل گئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس افسران موقع پر پہنچ گئے اور بابی کو ضلع اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے دیکھتے ہی انہیں مردہ قرار دے دیا۔

اطلاع کے مطابق شہر کے محلہ سول لائنس کے رہنے والے شعیب 'بابی' اپنے 14 سال بیٹے کی پڑھائی کے سلسلہ میں عارضی طور پہ لکھنؤ میں رہ رہے تھے۔ جہاں سے وہ روزانہ اپنی کار کے ذریعہ بارہ بنکی آتے تھے آج دوپہر قریب 1:15 بجے جیسے ہی وہ اپنی کار سے اسینی موڑ پر پہنچے کہ گھات لگائے حملہ آوروں نے کار پر ہی تابڑ توڑ فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس کے مطابق حملہ آوروں نے 10 فائر کئے حملہ آوروں نے 9 ایم ایم اور 32 بور کے اسلحوں کا استعمال کیا۔ واردات کی اطلاع ملتے ہی نہ صرف ایس پی بلکہ کئی تھانوں کی پولیس جائے واردات پر پہنچ گئے۔

ایس پی ارپت وجے ورگیہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ دوپہر تقریباً 30-1 بجے اطلاع ملی کہ بولیرو کار سوار ایک شخص کو نامعلوم حملہ آوروں نے گولی مار کر قتل کر دیا ہے جسکی شناخت شعیب 'بابی' کے طور پر ہوئی۔ متوفی کے جسم پر متعدد زخم آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ متوفی شہر کوتوالی کا ہسٹری شیٹر تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ آس پاس کی سی سی ٹی وی کیمروں کے فوٹیج کے ذریعہ پولیس حملہ آوروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پیشہ سے وکیل محمد شعیب 'بابی' کا تعلق مختار انصاری کے گروہ سے بتایا جاتا ہے۔

دوسری طرف سیکڑوں وکلا پوسٹ مارٹم ہاؤس پہنچ گئے اور وکیل کے قتل کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ صدر ضلع بار ایسوسی ایشن نریندر ورما نے دیر شام ایس پی کو میمورنڈم پیش کر کے الٹی میٹم دیا ہے کہ پولیس 48 گھنٹوں کے اندر قاتلوں کو گرفتار کرے ورنہ 16 فروری کو بڑے پیمانے تحریک شروع کر دی جائے گی۔ 50 سالہ محمد شعیب بابی ضلع کی اپنے وقت کی معروف شخصیت مرحوم محمود نظیر قدوائی کے بیٹے تھے۔ ان پر شہر کوتوالی میں پہلے سے کئی مقدمات درج ہیں۔

## NATIONAL / INTERNATIONAL

## 'جلد از جلد جوہری معاہدہ کرو، ورنہ سنگین نتائج کے لیے تیار رہو'

### ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر ایران کو دی وارننگ

**واشنگٹن (ایجنسی):** امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر ایران کو وارننگ دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد جوہری معاہدہ کرے، ورنہ اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اگر معاہدہ نہیں ہوا تو حالات بہت دردناک ہو سکتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے امریکی صدر نے کہا کہ ''ہمیں معاہدہ کرنا ہی ہوگا، نہیں تو حالات بہت مشکل اور تکلیف دہ ہو جائیں گے۔ میں ایسا نہیں چاہتا، لیکن معاہدہ ضروری ہے۔'' جب ڈونالڈ ٹرمپ سے وقت کی حد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ عمل زیادہ طویل نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ آئندہ ایک ماہ کے اندر کوئی فیصلہ ہو جانا چاہیے اور ایران کو جلد ہی متفق ہو جانا چاہیے۔ امریکی صدر نے واضح لفظوں میں کہا کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو حالات مزید بگڑ سکتے ہیں۔ اگر معاہدہ نہیں ہوا تو کہانی مختلف ہوگی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا اگر معاہدہ منصفانہ اور اچھا نہیں ہوگا تو ایران کو بہت مشکل وقت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

ڈونالڈ ٹرمپ کا یہ بیان اس میٹنگ کے ایک روز بعد آیا، جو ٹرمپ نے اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے ساتھ کی تھی۔ ٹرمپ نے کہا کہ ''ہماری میٹنگ اچھی رہی اور نیتن یاہو حالت کو سمجھتے ہیں، لیکن حتمی فیصلہ میرے ہاتھ میں ہے۔'' جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا نیتن یاہو چاہتے ہیں کہ وہ بات چیت روک دیں، تو ٹرمپ نے کہا کہ وہ بات چیت تب تک جاری رکھیں گے جب تک انہیں مناسب لگے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر معاہدہ نہیں ہوا تو 'فیز 2' (دوسرا مرحلہ) شروع ہوگا، جو ایران کے لیے بہت مشکل ہوگا۔ حالانکہ انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ دوسرے مرحلے میں کیا قدم اٹھائی جائیں گے۔ ٹرمپ کے مذکورہ بیانات سے واضح ہے کہ امریکہ ایک طرف بات چیت جاری رکھنا چاہتا ہے، لیکن دوسری جانب ایران پر دباؤ بھی بنا رہا ہے۔ ایران کا جوہری پروگرام مغربی ایشیا میں ایک سنٹرل فلیش پوائنٹ بنا ہوا ہے۔ ٹرمپ کی پہلی مدت کار کے دوران امریکہ 2015 کی نیوکلیئر ڈیل سے ہٹ گیا تھا۔ اس کے بعد سے جوہری ایندھن کی افزودگی اور علاقائی سیکورٹی سے متعلق دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی برقرار ہے۔

قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے لیے خلیجی خطے کا استحکام معاشی اور اسٹریٹجک طور پر بہت اہم ہے۔ ہندوستان اپنے خام تیل کا ایک بڑا حصہ مغربی ایشیا سے درآمد کرتا ہے اور اس خطے میں بڑی تعداد میں ہندوستانی شہری بھی رہتے ہیں۔ اگر امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کا اثر تیل بازار اور علاقائی سیکورٹی پر پڑ سکتا ہے۔

## قوم کو مضبوط بنانے کیلئے تعلیم ہی بنیادی ستون ہے: ڈاکٹر ازہری

### پنجاب میں مرکز کے تحت مرکزی کیمپس کا شاندار افتتاح، دینی وملی سماجی خدمات انجام دینے کیلئے قابل تحسین اقدامات

**کالی کٹ /پنجاب (عبدالکریم امجدی)** ریاست پنجاب کے سرہند میں مرکز کے زیر اہتمام مرکزی کیمپس کا آج یہاں ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری کی قیادت میں شاندار افتتاح عمل میں آیا۔ جس میں ملک بھر سے ممتاز علماء، ماہرینِ تعلیم، سماجی رہنماؤں اور عوامی نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر منعقدہ اجلاس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے مرکز کے ریکٹر ڈاکٹر محمد عبدالحکیم ازہری نے کہا کہ "تعلیم وہ ستون ہے جو قوم کو مضبوط بناتی ہے۔ انہوں نے ایک ترقی یافتہ اور بااختیار معاشرے کی تشکیل میں تعلیم کے کلیدی کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تعلیمی پسماندگی کے خاتمہ کیلئے آگے آئیں۔ واضح رہے کہ یہ جدید کیمپس پسماندہ طبقات کی فلاح وبہبود، رہائشی تعلیم، لائبریری اور نوجوانوں وخواتین کی تربیت کے ایک اہم مرکز کے طور پر کام کرے گا۔ تقریبات کا آغاز درگاہِ امام ربانیؒ پر حاضری سے ہوا۔ دو روزہ پروگراموں میں پنجاب علماء سمٹ، نیشنل این جی او کانفرنس، اسٹوڈنٹس اسمبلی، ایجوکنکلیو اور بین المذاہب رواداری کانفرنس منعقد کی گئیں۔ اس موقع پر پیر سید نورانی شاہ نے پرچم کشائی کی، جبکہ مرکز کے ڈائریکٹر جنرل سی محمد فیضی نے علماء سمٹ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر خلیفہ سید صادق رضا، سید فواد سرہندی، مولانا فاروق لدھیانہ، صوفی اسلم چشتی اور مولانا شمس رضا مرکزی سمیت کئی اکابرین شریک ہوئے۔ ایجوکیشن سمٹ کا افتتاح جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر سیف چوہدری نے کیا۔ بین المذاہب مکالمے کے سیشن میں گوردوارہ فتح گڑھ صاحب کے ہیڈ گرنتھی ہرپال سنگھ نے امن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا پیغام دیا۔ معزز مہمانوں میں سابق دہلی وزیر عمران حسین، ایم ایل اے روپندر سنگھ بابی اور لکھبیر سنگھ رائے جی بھی شامل تھے۔ اختتامی عوامی اجتماع سے مفتی اعظم ہند شیخ ابوبکر احمد نے خصوصی خطاب کیا۔ پیر سید نعمت اللہ شاہ جیلانی اور مفتی عبدالرحیم اکبری نے بھی تقریب میں شرکت کی۔ حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی احمد فاروقیؒ کے نام سے منسوب یہ کیمپس پنجاب بھر میں تعلیمی اداروں اور فلاحی منصوبوں کے ہیڈکوارٹر کے طور پر کام کرے گا۔ یہ سنگ میل مرکز کی گولڈن جوبلی تقریبات کا حصہ ہے، جو شیخ ابوبکر احمد کی قیادت میں گزشتہ 50 سالوں سے سماجی وتعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے۔

## یومِ یونانی 2026: جے جے اسپتال میں تجدید شدہ تحقیقی مرکز کا افتتاح

### مرکزی وزیر پرتاپ راؤ جادھو کی صدارت میں قومی کانفرنس کا انعقاد

**ممبئی، (ہوابین آئی):** یونانی طب کے فروغ اور شواہد پر مبنی تحقیق کو مستحکم بنانے کی سمت ایک اہم پیش رفت کے طور پر آیوش کی وزارت کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) پرتاپ راؤ جادھو کل ممبئی کے تاریخی جے جے اسپتال کیمپس میں علاقائی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن (RRIUM) کے تجدید شدہ کوکیشن سینٹر کا افتتاح کریں گے۔ افتتاحی تقریب کے بعد یومِ یونانی 2026 کی باضابطہ تقریبات کا آغاز ہوگا اور "انوویشن اینڈ ایویڈنس اِن یونانی پریکٹس" کے موضوع پر دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاح بھی انہی کی صدارت میں عمل میں آئے گا۔

یہ قومی کانفرنس آیوش کی وزارت کے تحت سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن (CCRUM) کے زیر اہتمام منعقد کی جا رہی ہے، جس کا مقصد یونانی طریقۂ علاج میں اختراع، تحقیق کی توثیق اور مربوط صحت کے ماڈلز کو فروغ دینا ہے۔

تجدید شدہ آر آر آئی یو ایم کو۔ لوکیشن سینٹر کو تقریباً 84.3 کروڑ روپے کی لاگت سے نئی شکل دی گئی ہے۔ 1984 میں قائم ہونے والا یہ مرکز گزشتہ چار دہائیوں سے طبی تحقیق، تعلیمی تربیت اور مریضوں کی دیکھ بھال میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ اب جدید سہولیات سے آراستہ یہ مرکز نہ صرف یونانی طب میں شواہد پر مبنی تحقیق کو فروغ دے گا بلکہ جدید طب کے نظام کے ساتھ اشتراک کے ذریعے مربوط صحت کی دیکھ بھال کے تصور کو بھی مضبوط کرے گا۔ حکام کے مطابق یہ اپ گریڈیشن ممبئی کے ممتاز جدید طبی کیمپس میں یونانی طب کو مرکزی دھارے سے جوڑنے اور بین الضابطہ تعاون کو بڑھانے کی ایک اہم کوشش ہے۔

دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس 14 فروری کو صبح 10:30 بجے ہوگا، جس میں مرکزی اور ریاستی سطح کی ممتاز شخصیات شرکت کریں گی۔ شرکاء میں حکومت مہاراشٹر کے وزراء، وزارت آیوش کے اعلیٰ عہدیداران، قومی کمیشن برائے انڈین سسٹم آف میڈیسن کے نمائندے، ماہرین تعلیم اور محققین شامل ہوں گے۔ کانفرنس میں کلیدی خطبات، سائنسی نشستیں، پینل مباحثے اور تحقیقی مقالات پیش کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ یونانی دواسازی کی صنعت، تعلیمی اداروں اور تحقیقی تنظیموں کے مشترکہ کاوشوں کو اجاگر کرنے کے لیے ایک خصوصی نمائش بھی منعقد کی جائے گی۔ تقریب کے دوران ادارہ جاتی اقدامات کی ایک اہم کڑی کا اعلان بھی متوقع ہے۔ ان میں سی سی آر یو ایم کے نئے باہمی تعاون والے ویب پورٹل اور موبائل ایپلی کیشنز کا آغاز، نئی تحقیقی وعلمی اشاعتوں کی رونمائی، مفاہمتی یادداشتوں (MoUs) کا تبادلہ، یونانی طب پر مبنی ایک معلوماتی ویڈیو کی نمائش اور تحقیق وعملی خدمات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والوں کو اعزازات کی پیشکش شامل ہیں۔

## غزہ امن کونسل: فنڈنگ اور افواج کی فراہمی کے وعدے تاحال نامکمل

**غزہ (ایجنسی):** امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کو توقع ہے کہ اگلے ہفتے "امن کونسل" کے افتتاحی اجلاس میں کم از کم 20 وفود شرکت کریں گے، جہاں جنگ سے تباہ حال غزہ کی پٹی کی تعمیرِ نو کے لیے اربوں ڈالرز کے عطیات اور علاقے کی سکیورٹی کے لیے قائم کی جانے والی بین الاقوامی استحکام فورس کے لیے ہزاروں فوجیوں کا عہد کیا جائے گا۔ یہ معلومات 19 فروری کو واشنگٹن میں "امریکی انسٹی ٹیوٹ آف پیس" (جسے اب "ڈونلڈ جے ٹرمپ انسٹی ٹیوٹ فار پیس" کے نام سے جانا جاتا ہے) میں ہونے والی تقریب کی منصوبہ بندی سے واقف امریکی حکام نے فراہم کی ہیں۔ ان حکام نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر گفتگو کی کیونکہ فورسز کے لیے شراکت داری اور وعدوں کو ابھی حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ اس سے قبل جمعرات کو دو سینئر امریکی حکام نے بتایا تھا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ غزہ کی پٹی کے لیے اربوں ڈالرز کے فنڈنگ پلان کا اعلان کریں گے۔

خبر رساں ادارے "رائٹرز" کے مطابق ان حکام نے مزید بتایا کہ وائٹ ہاؤس کے سربراہ اگلے ہفتے اپنی مجوزہ امن کونسل کے پہلے باضابطہ اجلاس کے دوران فلسطینی غزہ کی پٹی کے لیے اقوامِ متحدہ کی منظور شدہ استحکام فورس سے متعلق منصوبوں کی تفصیلات پیش کریں گے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ٹرمپ 19 فروری کو امریکی دارالحکومت واشنگٹن میں ہونے والے اس اجلاس میں، جس کی صدارت وہ خود کریں گے، کئی ممالک کی جانب سے استحکام فورس کے تحت ہزاروں فوجیوں کی روانگی کا اعلان کریں گے۔ یہ اجلاس گذشتہ ماہ کے وسط میں غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کے بعد ہو رہا ہے، جس میں بین الاقوامی استحکام فورس کا قیام ایک اہم ترین شق ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ دسمبر میں امریکہ نے غزہ کے معاملے پر مذاکرات کی میزبانی کی تھی، جہاں امریکی خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے قطر، مصر اور ترکیہ جیسے ثالث ممالک کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کی تھی تاکہ جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کو آگے بڑھایا جا سکے۔ اس وقت اقوامِ متحدہ نے غزہ معاہدے پر مکمل عمل درآمد کی اہمیت پر زور دیا تھا۔

یاد رہے کہ 10 اکتوبر کو غزہ میں جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے بعد سے واشنگٹن مسلسل دوسرے مرحلے کی جانب منتقلی پر زور دے رہا ہے، جبکہ اسرائیلی اور بین الاقوامی حلقوں کی جانب سے یہ تاکید کی جا رہی ہے کہ یہ منتقلی آسان نہیں بلکہ پیچیدہ ہوگی۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مودی کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہریں جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

# بی جے پی حکومت میں سڑکوں کا برا حال ہے، کرپشن عروج پر ہے

## بی جے پی کی گڑھے سے پاک مہم کی بدعنوانی ہر روز بے نقاب ہو رہی ہے: اکھلیش یادو

**لکھنؤ (ایجنسی):**
سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی کی گڑھے سے پاک مہم کی بدعنوانی ہر روز بے نقاب ہو رہی ہے۔ نوئیڈا سے لے کر ریاست کے دیگر اضلاع تک لوگوں کے گڑھوں میں گرنے کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔ جب سے ریاست میں بی جے پی کی حکومت آئی ہے، سڑکوں پر گڑھے بھرنے کا دعویٰ کرتی رہی ہے، لیکن 9 سالوں میں سڑکوں کے گڑھے نہیں بھرے گئے۔ گڑھے سے پاک مہم کے نام پر ہزاروں کروڑ روپے کا بجٹ تقسیم کیا گیا۔ لیکن سڑکوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ تازہ ترین معاملہ میں نوئیڈا میں ایک کار کھلے نالے میں گر گئی۔ اس سے پہلے نوئیڈا میں ہی ایک انجینئر کی موت ہو گئی تھی۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں سڑکوں کا برا حال ہے۔ ہزاروں کروڑ خرچ کرنے کے باوجود اتنے برے کیوں ہیں؟ بی جے پی کی حکومت میں کرپشن عروج پر ہے۔ بجٹ من مانی تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ہر محکمے میں لوٹ مار ہے اور اس کا خمیازہ ریاست کے عوام بھگت رہے ہیں۔ عام لوگ بے بس ہیں۔ بی جے پی حکومت میں امن و امان تباہ ہو چکا ہے۔ قتل و غارت کھلے عام ہو رہی ہے۔ خواتین کے خلاف جرائم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ عورتیں اور بیٹیاں محفوظ نہیں ہیں۔ بی جے پی حکومت خواتین کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جرائم اور بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس کا دعویٰ صفر اور غلط ہے۔ خواتین کے خلاف جرائم، سائبر کرائم اور دلتوں کے خلاف جرائم میں اتر پردیش ملک میں پہلے نمبر پر ہے۔ یہ انتہائی شرمناک ہے۔ ریاست میں ترقیاتی کام ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں۔ ترقی کے نام پر چلنے والی اسکیموں میں بھی کرپشن اور لوٹ مار ہے۔ بی جے پی کے ارکان سرکاری فنڈز کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ جل جیون مشن میں کرپشن سب پر عیاں ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں ناانصافی اور ظلم اپنے عروج پر ہے۔ کسی کو انصاف نہیں مل رہا۔ اسکیموں میں بڑے پیمانے پر امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ غریبوں کو اسکیموں کا فائدہ نہیں مل رہا ہے۔ بی جے پی حکومت نے پولیس انتظامیہ کو بھی بدظن کر دیا ہے۔ اوپر سے نیچے تک سب کرپشن میں ملوث ہیں۔ بی جے پی نے اتر پردیش کو ترقی کی راہ میں پیچھے کر دیا ہے۔ جھوٹ، لوٹ مار اور بے ایمانی بی جے پی حکومت کی پالیسی بن چکی ہے۔ کرپٹ لوگ اور مجرم حکومت سے ملی بھگت کر کے ریاست کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ پوری حکومت جھوٹ بولنے کا مقابلہ کر رہی ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت کی ہر اسکیم ناکام ہوئی ہے۔ زمین پر کوئی منصوبہ بندی یا ترقی نظر نہیں آتی۔ حکومت سرمایہ کاری کا اعلان کرتی ہے لیکن سرمایہ کاری کہیں نظر نہیں آتی۔ کسی بھی ضلع میں کوئی فیکٹریاں یا کمپنیاں قائم نہیں ہو رہی ہیں۔ اس حکومت کے پاس جھوٹے پروپیگنڈے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سرمایہ کاری کے نام پر کمیشن کی بھرمار ہے۔

بی جے پی حکومت نے پولس کو کرپٹ کر دیا ہے۔ اس نے سماج وادی پارٹی کی حکومت میں پولیس کے لیے بنائے گئے انفراسٹرکچر کو تباہ کر دیا ہے۔ ڈائل 100 سروس کو 112 میں تبدیل کر کے بیکار کر دیا گیا ہے۔ اس حکومت کے تحت کہاوت ہے کہ "ہتھیلیاں گرم، پولیس نرم"۔ بی جے پی کی حکومت میں کسان، نوجوان اور تاجر سبھی مشکلات کا شکار ہیں۔ کسانوں کی آمدنی دوگنی نہیں ہوئی ہے۔ انہیں اپنی فصلوں بشمول دھان، گندم، آلو اور گنے کی مناسب قیمت نہیں ملتی۔ مڈل مین کا غلبہ ہے۔ اقتدار کے تحفظ میں مڈل مین کسانوں کی فصلوں کو لوٹ رہے ہیں۔ حکومت نے بازاروں کو برباد کر دیا ہے۔ یہ حکومت کسانوں کو وقت پر کھاد اور بیج فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ کسانوں نے کھاد کے لیے ووٹ دیا، لیکن جب وہ کھاد مانگتے ہیں تو انہیں پولیس کے لاٹھی چارج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے کسانوں کے لیے بحران پیدا ہو گیا ہے۔ نوجوانوں کے پاس روزگار کی کمی ہے۔ نوکری مانگنے پر نوجوانوں کو لاٹھیوں سے مارا جاتا ہے۔ شہر صفائی سے محروم ہیں۔ کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور نالیوں کی صفائی نہیں ہوتی۔ بی جے پی حکومت نے وارانسی میں لوک ماتا اہلیہ ہوکر کے مجسمے کو بلڈوزر سے گرا دیا۔ افسانوی مانیکر نیکا گھاٹ کو منہدم کر دیا گیا۔ بی جے پی نے سناتن دھرم کی توہین کی ہے۔ بی جے پی حکومت سناتن دھرم کو بلڈوزر سے روند رہی ہے۔ بی جے پی حکومت سناتن دھرم مخالف ہے۔ یہ سناتن دھرم کی توہین کرتا ہے۔ کاشی میں صدیوں پرانی دالوں کا بازار منہدم کر کے تاجروں کو برباد کر دیا گیا۔

# یوپی فسادات سے جشن کی طرف بڑھ گیا: سی ایم یوگی

## غنڈوں کو تحفظ دینے والے اب سناتن کی بات کر رہے ہیں

**لکھنؤ (ایجنسی):**
نیوز، اتر پردیش اسمبلی میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپوزیشن بالخصوص سماج وادی پارٹی پر سخت حملہ کیا۔ سی ایم نے کہا کہ گورنر کے خطاب کے دوران ایس پی ممبران کا رویہ نہ صرف غیر مہذب تھا بلکہ ان کے ماضی کے رویے کی یاد تازہ کرتا تھا جس نے کبھی تاجروں اور عام لوگوں کو کانپ دیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جو لوگ اب سناتن کو پکار رہے ہیں ان کے دور میں مافیا نے متوازی حکومت چلائی۔ انہوں نے کہا کہ 2017 سے پہلے قانون چند لوگوں کی جاگیر تھا۔ تہوار اور جشن خوشی کے نہیں بلکہ خوف کے مترادف تھے، کیونکہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ فساد کب پھوٹ پڑے گا۔ اس دور میں نہ تو بیٹیاں محفوظ تھیں اور نہ ہی تاجر۔ سی ایم یوگی نے گزشتہ نو سالوں کی کامیابیوں کو درج کرتے ہوئے اسے ایک تاریخی سفر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش اب "BIMARU ریاست" کے زمرے سے نکلا ہے اور ملک کی ٹاپ تین معیشتوں میں شامل ہے۔

اتر پردیش اب ٹیکنالوجی، ٹرسٹ اور ٹرانسفارمیشن کی راہ پر گامزن ہے۔ نیتی آیوگ کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں 60 ملین لوگ غربت سے باہر آئے ہیں۔ اپنی حکومت کے کام کرنے کے انداز کو واضح کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا، "یہ اقتدار کی دوڑ نہیں ہے، بلکہ خدمت کا عہد ہے۔ ہمارا سفر 'کرفیو سے لے کر امن و امان تک'، 'پریشانی سے جشن'، اور 'مسئلے کے حل تک ہے۔" انہوں نے یقین دلایا کہ راشن، صحت اور پنشن جیسی خدمات نہ صرف جاری رہیں گی بلکہ اس میں مزید توسیع کی جائے گی۔ امن و امان پر بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج پولیس کا مورال بلند ہے۔ ریکارڈ بھرتیاں، خواتین کو بااختیار بنانے کی مہم، اور مجرموں کے خلاف 'زیرو ٹالرینس' کی پالیسی نے اتر پردیش کو سرمایہ کاری کے لیے سب سے محفوظ ریاست بنا دیا ہے۔

ریاستی حکومت نے کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دینے کے لیے بجٹ کے مختلف شعبوں میں خاطر خواہ بجٹ مختص کیا ہے۔ حکومت کاروبار کرنے میں آسانی کے ساتھ زندگی میں آسانی کو ترجیح دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے شہری ترقی اور مکانات کے لیے 219,34 کروڑ روپے کا انتظام کیا گیا ہے، جب کہ صنعتی ترقی کے لیے 49,103,27 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، MSMEs کے لیے نئے صنعتی علاقوں کے قیام، ریاست میں کاروبار کرنے کے لیے محفوظ ماحول پیدا کرنے اور صنعتی علاقوں تک رسائی کو آسان بنانے کے لیے بجٹ میں 000,1 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ریاستی حکومت اتر پردیش میں کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دے رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے، انویسٹ یوپی کے سی ای او وجے کرن آنند نے مختلف صنعتی تنظیموں کے نمائندوں سے ملاقات کی اور ان سے رائے لی۔ انہوں نے صنعتی تنظیموں سے ملنے والی تجاویز پر حکومت کو رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد 45 محکموں کی 525 سے زیادہ خدمات ایک پلیٹ فارم پر دستیاب کرائی جا رہی ہیں۔ حکومت نوئیڈا میں 0.3 تیار کرنے کی بھی تیاری کر رہی ہے۔ اس کے ذریعے، بجٹ میں A1 پر مبنی ڈیش بورڈ، ریئل ٹائم ٹریکنگ، خودکار اطلاعات، اور نیشنل سنگل ونڈو سسٹم کے ساتھ ایک مربوط نظام کے ساتھ اگلے درجے کا سمارٹ گورننس ماڈل تیار کرنے کے لیے انتظامات کیے گئے ہیں۔ حکومت نے کمپلائنس کمپلائنس سسٹم پر نظر ثانی کی ہے، جو انڈسٹری کی ایک بڑی شکایت تھی، اور 65 محکموں میں 675,4 تعمیل کو کم کیا ہے۔ 098,4 تعمیل کو ڈیجیٹل اور آسان بنایا گیا۔ 577 تعمیل کو جرم قرار دیا گیا۔ سینکڑوں فرسودہ ایکٹ، قواعد اور ضوابط کو منسوخ کر دیا گیا۔ تجارتی لائسنس کی شرط ختم کر دی گئی۔ 20 سے کم ملازمین والی دکانوں کے لیے رجسٹریشن کی شرائط ختم کر دی گئیں۔ لیبر، آگ، ماحولیاتی اور آبی آلودگی سمیت مختلف مقدمات میں صنعتکاروں کے خلاف سزاؤں کو کم کر کے جرمانے میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس سے تاجروں اور تاجروں کو کافی راحت ملی ہے۔ بجٹ میں حکومت نے کاروبار کو فروغ دینے کے لیے بہتر رابطوں پر زور دیا ہے۔ اس مقصد کے لیے سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کے لیے 468,34 کروڑ روپے تجویز کیے گئے ہیں۔ نارتھ ساؤتھ کوریڈور، بائی پاس، رنگ روڈ، فلائی اوور اور صنعتی لاجسٹک روٹس کی ترقی کے لیے بھی الگ بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ نارتھ ساؤتھ کوریڈور کی تعمیر سے ریاست کے شمالی اور جنوبی حصوں میں کاروباروں کو سامان محفوظ طریقے سے اور تیزی سے منتقل کرنے میں مدد ملے گی۔ ریاست اس وقت سات ایکسپریس وے چلا رہی ہے۔ تین مزید زیر تعمیر ہیں، اور 12 نئے ایکسپریس وے تجویز کیے گئے ہیں۔ اس وقت ریاست کے پاس 16 ہوائی اڈے ہیں جن میں چار بین الاقوامی ہوائی اڈے بھی شامل ہیں۔ جیور ہوائی اڈہ جلد ہی فعال ہو جائے گا۔

# کار نے چھ لوگوں کو روندا ایک بچے کی موت

**لکھنؤ (ایجنسی):**
لکھنؤ میں ایک کار نے چھ لوگوں کی جان لی ہے۔ خبروں کے مطابق گاڑی ایک لڑکا چلا رہا اور وہ لڑکا الوداعی پارٹی سے واپس آ رہا تھا۔ یہ واقعہ جمعرات کو پتھرا تھانہ علاقہ میں پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق 12ویں جماعت کے طالب علم نے کار چلاتے ہوئے چھ افراد کو کچل دیا۔ حادثے میں پانچ افراد زخمی ہوئے، جبکہ ایک چھ سالہ بچہ علاج کے دوران دم توڑ گیا۔ خبروں کے مطابق واقعہ کے بعد ملزم طالب علم موقع سے فرار ہو گیا۔ لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی تھی اور پولیس نے اس لڑکی سے ملنے والی معلومات کی بنیاد پر کار برآمد کر لی اور ملزم کی تلاش کر رہی ہے۔ پولیس کے مطابق، حادثہ 12 فروری کو شام 6 بجے کے قریب کانپور روڈ، پتھرا قصبے پر ہنومان مندر کے قریب پیش آیا۔ اطلاع ملنے پر مقامی پولیس ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور پتہ چلا کہ ایک تیز رفتار کار نے پہلے آٹو رکشا کو ٹکر ماری اور پھر راہگیروں کو کچل دیا۔ اس حادثہ میں ارمان (12 سال)، اودھ بہاری (42 سال)، سادھنا ورما (35 سال)، بینا دیوی (60 سال)، اور دکشانت پٹیل (6 سال) شدید زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ چھ سالہ دکشانت پٹیل کی حالت زیادہ سنگین ہونے پر اسے اعلیٰ مرکز میں ریفر کیا گیا، جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ کار کو 12ویں جماعت کا طالب علم چلا رہا تھا جو مبینہ طور پر اپنی لڑکی دوست کے ساتھ اسکول کی الوداعی تقریب سے واپس آ رہا تھا۔ پولیس نے لڑکی سے پوچھ گچھ کے بعد سوئفٹ کار برآمد کر لی۔

# پاکستان میں ریاستی سرپرستی میں شیعوں کی منظم نسل کشی کا سلسلہ جاری: مولانا کلب جواد نقوی

## اسلام آباد کی جامع مسجد میں ہوئے دہشت گردانہ واقعے کے خلاف نماز جمعہ کے بعد آصفی مسجد میں ہوا احتجاج، پاکستان مردہ باد کے نعرے لگے

**لکھنؤ (پریس ریلیز):**
پاکستان کے پایۂ تخت اسلام آباد کی جامع مسجد میں ہوئے دہشت گردانہ حملے اور سرکاری سرپرستی میں شیعوں کی منظم نسل کشی کے خلاف آج مجلس علمائے ہند کے زیر اہتمام آصفی مسجد میں نماز جمعہ کے بعد احتجاج ہوا۔ احتجاج کی رہنمائی مولانا کلب جواد نقوی نے کی۔ مظاہرین نے پاکستان سرکار، فوج، پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف، جنرل عاصم منیر اور دہشت گردی کے بانی امریکہ و اسرائیل کے خلاف 'مردہ باد' کے نعرے لگائے۔ احتجاج میں پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کی تصویر جلا کر مظاہرین نے اپنے غم و غصے کا اظہار کیا۔ مظاہرین نے اقوام متحدہ اور حقوق انسانی کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کو ایک دہشت گرد ریاست قرار دیا جائے۔

مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے مظاہرین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں شیعوں کی منظم نسل کشی کا سلسلہ جاری ہے۔ شیعوں کی مساجد اور امام باڑوں میں دھماکے ہوتے ہیں، ہزاروں شیعہ جوانوں کا اغوا کر کے انہیں غائب کر دیا جاتا ہے، جس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ پاکستان میں ریاستی سرپرستی میں دہشت گردی ہو رہی ہے، جس کے پیچھے تکفیری گروہوں کا ہاتھ ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ دہشت گرد گروہوں کو بڑھاوا دیا اور ریاستی سرپرستی میں شیعوں کو دبانے اور کچلنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ مولانا نے مزید کہا کہ جب سے برطانیہ کی سرپرستی میں وہابیت اور تکفیریت کا سلسلہ شروع ہوا تب سے دہشت گردی کو فروغ حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شیعوں پر جتنے بھی ظلم ہوتے ہیں کافر و مشرک کہہ کر ہوتے ہیں کیونکہ یہ وہابیت اور تکفیریت کا شیعوں کے خلاف فتویٰ ہے۔ اسی بنا پر تکفیری تنظیمیں شیعوں کے خلاف خودکش حملے کرتی ہیں اور ان کی نسل کشی کی جاتی ہے۔ مولانا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دہشت گرد تنظیمیں چھوٹے چھوٹے بچوں کا برین واش کر کے دہشت گردانہ واقعات انجام دیتی ہیں۔ یہ منصوبہ بندی مدتوں پرانی ہے، جس کے پیچھے عالمی طاقتیں ہیں۔ یہ تنظیمیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو دہشت گردی کی تربیت دیتی ہیں، جس کے لئے تکفیری مولویوں کو موٹی فنڈنگ ہوتی ہے۔ مولانا نے مزید کہا کہ ان دہشت گرد تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ وہ کافروں اور مشرکوں کا قتل کرتے ہیں تو پھر ٹرمپ کا استقبال کیوں جا رہا تھا؟ امریکی صدر کے سامنے مسلم حکمران اپنی ناموس کیوں پیش کر رہے تھے؟ کیا ٹرمپ مسلمان تھا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مسلم حکمران امریکی اور اسرائیلی ایجنٹ ہیں جو دہشت گرد نظریات کی پشت پناہی کرتے ہیں اور انہیں فروغ دیتے ہیں۔

مولانا نے آگے کہا کہ پوری دنیا میں امریکی اور اسرائیلی سازشوں کا مقابلہ صرف شیعہ کر رہے ہیں اس لئے ان کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ پوری دنیا کے مسلم حکمران امریکہ و اسرائیل کے سامنے تسلیم ہو چکے ہیں، صرف شیعہ مزاحمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی بڑی بڑی مسلم تنظیمیں بھی شیعہ نسل کشی اور دہشت گردی پر خاموش رہتی ہیں اور ان کی طرف سے کوئی مذمتی بیان تک نہیں آتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تنظیمیں بھی عالمی طاقتوں کی آلۂ کار ہیں اور ان کی ذہنیت بھی دہشت گرد تنظیموں سے مختلف نہیں۔ مولانا نے کہا کہ ظلم کسی بھی مذہب اور عقیدے کے لوگوں پر ہو رہا ہو ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں، تاکہ ہمارا انسانی فریضہ ادا ہو سکے۔ ہم احتجاج کر کے پیغام دیتے ہیں کہ ہم دہشت گردی کے حامی نہیں بلکہ مظلوموں کے حامی ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم اسلام آباد کی جامع مسجد میں شہید ہونے والے تمام شہداء کے خانوادوں کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک دہشت گردی پر دُہرا معیار ختم نہیں ہوگا دہشت گردی بھی ختم نہیں ہوگی۔

مظاہرین کو خطاب کرتے ہوئے مولانا رضا حیدر زیدی نے کہا کہ اسلام آباد کی جامع مسجد میں ہوا دہشت گردانہ حملہ دراصل امریکہ اور اسرائیل کے اشارے پر تھا۔ کیونکہ نماز جمعہ میں امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نمازی جمع ہو رہے تھے اور یہ فیصلہ لیا گیا تھا کہ امریکہ اور اسرائیل سے جنگ کی صورت میں تمام شیعہ ایران کی حمایت کریں گے، اس لئے امریکہ نے داعش کے دہشت گردوں کے ذریعہ شیعوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے یہ خودکش دھماکہ کروایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ داعش کو امریکی اور اسرائیلی سرپرستی حاصل ہے جیسا کہ کئی امریکی عہدیدار ماضی میں اس کا دعویٰ بھی کر چکے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف ریاستی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شیعوں کو تحفظ فراہم کرایا جائے۔ مولانا نے کہا کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں، ہمارے پاس الفاظ نہیں جن کے ذریعہ اس نسل کشی کے واقعات کی مذمت کی جائے۔ احتجاج میں مولانا نقی عسکری، مولانا شباہت حسین، مولانا فیروز حسین، مولانا حسن جعفر، مولانا عادل فراز نقوی اور دیگر افراد نے شرکت کی۔

# خواجہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے طلبہ کا یو جی سی نیٹ اور جے آر ایف میں نمایاں مظاہرہ

**لکھنؤ (پریس ریلیز):** خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے لیے یہ امر نہایت مسرت و افتخار کا باعث ہے کہ شعبے کے طلبہ و طالبات نے اپنی غیر معمولی علمی و ادبی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے یو جی سی نیٹ اور جے آر ایف کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس قابل فخر کارکردگی سے نہ صرف شعبۂ اردو بلکہ پوری یونیورسٹی کا نام روشن ہوا ہے۔ اس کامیابی کے سلسلے میں عبداللہ (ریسرچ اسکالر) نے جے آر ایف (جونیئر ریسرچ فیلوشپ) حاصل کر کے نمایاں مقام حاصل کیا جبکہ سنبل فاطمہ (ریسرچ اسکالر) اور حمیرا خاتون (ریسرچ اسکالر) نے یو جی سی نیٹ امتحان اعلیٰ نمبروں سے کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ یہ شاندار نتائج ان کی مسلسل محنت، علمی لگن اور تحقیقی سنجیدگی کا روشن ثبوت ہیں جن سے شعبۂ اردو کے وقار میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات بھی نہایت خوش آئند ہے کہ ایم اے سالِ آخر کی طالبات نے پہلی مرتبہ یو جی سی نیٹ اور جے آر ایف کے امتحان میں شرکت کی اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ان میں شمع پروین، مسکان بانو، شگفتہ پروین اور عاکفہ خاتون (ایم اے سال آخر) نے پی ایچ ڈی کوالیفائنگ امتحان پاس کر کے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور ثبوت پیش کیا۔ طلبہ و طالبات کی اس شاندار کامیابی پر صدر شعبۂ اردو پروفیسر ثوبان سعید نے دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کامیاب طلبہ کو مبارکباد پیش کی اور ان کے تابناک مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

# مدرسہ پلس کے صوبائی دفتر کا افتتاح

**لکھنؤ (ایجنسی):**
شاہین ادارہ جات کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالقدیر نے کل بعد نمازِ مغرب اندھے کی چوکی لکھنؤ میں مدرسہ پلس کے صوبائی دفتر کا افتتاح کیا، ڈاکٹر صاحب نے عوام کو خطاب کیا اور لوگوں کے سوالات کے جوابات بھی دیے، تعلیمی بیداری کارواں کے حوالے سے ریاست کے سو مدارس میں مدرسہ پلس پروگرام شروع کرنے کا منصوبہ ہے، تعلیم کو فروغ دینے، ڈراپ آؤٹس کو کم کرنے اور دینی و عصری تعلیم کا حسین امتزاج، غیر ضروری چیزوں پر خرچ کرنے کے بجائے تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے یہ پروگرام بنایا گیا ہے۔ مدرسے میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دو گھنٹہ عصری تعلیم بھی ہوگا اور (NIOS) کے ذریعے ہائی اسکول کا امتحان دلایا جائے گا یہ دو سال کا خاص پروگرام ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ہمارے علمائے کرام اور بڑے لوگوں کی دیرینہ خواہش تھی کہ ایک چھت کے نیچے دینی و عصری تعلیم کا انتظام ہو یقیناً ہم سب تعلیم کو الگ کر کے نقصان اور خسارے میں ہوئے ہیں اس سے نہ صرف مدارس میں طلباء کی زیادتی ہوگی بلکہ زیادہ سے زیادہ طلباء حافظ و عالم ہوں گے دونوں تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہوں گے جب وہ مدرسے سے نکلیں گے تو دنیا انہیں بے وقوف اور ان پڑھ نہیں سمجھے گی۔

صوبہ اتر پردیش میں ٹوٹل چھ زون بنائے گئے ہیں۔ ہر زون کا ایک کارڈینیٹر ہوگا، ایک مدرسے میں دو اساتذہ ہوں گے تمام اساتذہ کرام کو ٹریننگ دی جائے گی۔ صوبہ اتر پردیش کے تمام زونل کی ہیڈ آفس اندھے کی چوکی، لکھنو میں بنائی گئی ہے جس کی سرپرستی مولانا محمد مصطفی ندوی مدنی صاحب کر رہے ہیں۔ افتتاحی پروگرام میں شاہین گلوبل اکیڈمی کے انچارج جناب فخر الاسلام فلاحی صاحب، جناب حبیب صاحب، سعد ندوی، قاری صدام حسین ازہری اور کثیر تعداد میں عوام موجود تھی۔

# خانقاہ عالیہ واحدیہ بلگرام شریف کے سجادہ نشین سید سہیل میاں قادری کی دعا پر دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کا جشن دستار بندی بحسن و خوبی اختتام پذیر

**اجودھیا (پریس ریلیز):**
ملک کی ممتاز و معروف دینی درسگاہ، دارالعلوم نورالحق چرہ محمد فیض آباد، ضلع ایودھیا، یوپی کا سالانہ جشن دستارِ فضیلت دارالعلوم کے وسیع میدان وادیٔ نور میں تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا، جو نہایت ہی کامیابی کے ساتھ شب کے آخری پہر تک جاری رہا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد جامع شریعت و طریقت خانقاہ واحدیہ بلگرام شریف کے سجادہ نشین حضرت العلام میر سید سہیل میاں صاحب قادری کی رقت آمیز دعا اور دارالعلوم کے سینئر استاذ حضرت قاری رئیس احمد خان صاحب کے ہدیۂ تشکر پر جشن بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوا، یہ اجلاس شب میں بعد نماز عشاء دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد مختار الحسن صاحب قادری فاضل بغداد کی قیادت اور دارالعلوم کے پرنسپل حضرت مولانا مفتی محمد ذیشان رضا صاحب قادری مصباحی کے زیر صدارت منعقد ہو کر قاری محمد اسلام صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے جشن کا آغاز ہوا جبکہ نظامت کے فرائض حضرت مولانا غلام غوث ساقی تنویری نے انجام دیے، تلاوتِ قرآن حکیم کے بعد دارالعلوم کی نمائندگی کرنے والے متعدد طلبہ نے یکے بعد دیگرے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کو پڑھ کر جشن کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا، اور سامعین سے خوب داد و تحسین بھی حاصل کی، بعد ازاں جلسہ کے مہمان خطیب دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے استاذ حضرت مولانا مفتی معین الدین صاحب ازہری نے عظمت قرآن پر تفصیل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن پاک تمام علوم و فنون کا سرچشمہ اور خزانہ ہے، انہوں نے کہا کہ بس ضرورت اس بات ہے کہ قرآنی احکام پر عمل پیرا ہو یا جائے جس سے دنیا میں کامیابی اور آخرت میں سرخروئی حاصل کر سکیں، جشن کے دوسرے مہمان خطیب حضرت مولانا مفتی محمد سلیم صاحب رضوی مصباحی الہ آبادی نے اپنے خطاب میں اعلیٰ تعلیم کے حصول پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قوم مسلم کو ہر میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ قوم کے نونہال اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اس کے بغیر کسی بھی میدان میں ترقی ناممکن ہے، جشن کے مہمان خصوصی خانقاہ اسماعیلہ مسولی شریف کے نائب سجادہ نشین پیر طریقت حضرت سید حسان بن نور واسطی رزاقی نے اپنے خطاب کے دوران اظہارِ مسرت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور ایک میعاری و علمی دینی ادارہ ہے یہاں کے اساتذہ حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں کہ یہ علماء کرام فکر اعلیٰ حضرت کی روشنی میں نمایاں طور پر علمی و قلمی خدمات انجام دے رہے ہیں، موصوف نے خطاب کے آخر میں کہا کہ ہماری خانقاہ اور ہم اس دارالعلوم سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں اور اس ادارہ کی مزید ترقی کے لیے ہمہ وقت حاضر ہیں، انہوں نے سامعین کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے بڑوں کی عزت و توقیر کرے لیکن ان میں سب سے اول درجہ والدین کا ہے، انہیں خوش رکھے بغیر کبھی آپ راحت افزا زندگی گزار نہیں سکتے، اسی درمیان دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کے مختلف شعبوں سے 36 / فارغ التحصیل طلبہ کی بافیض خانقاہوں کے سجادگان حضرات، موجود علماء اہلسنت اور اساتذۂ کرام کے دستہائے مبارک سے دستار بندی کی گئی اور انہیں اسناد سے بھی نوازا گیا، ماشاء اللہ، وادیٔ نور میں دستار بندی کا یہ روح پرور منظر ناظرین کے لیے قابلِ دید رہا، اس موقع پر دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کے شیخ الحدیث شہزادۂ مفکر ملت حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مفتی محمد مختار الحسن صاحب قادری فاضل بغداد کی تصنیف کردہ "علم قرأت اور قراء قرآن مع حیات و خدمات محیی القرأت" رحمۃ اللہ علیہ نامی کتاب کی رسم اجراء موجود مشائخ عظام کے دست مبارک سے ہوا، موصوف مصنف کی اس نمایاں اور انفرادی کاوش پر سجادگان حضرات اور موجود علماء اہلسنت نے انہیں دلی مبارکباد بھی پیش کی، صدر جلسہ حضرت مولانا مفتی محمد ذیشان رضا صاحب مصباحی نے اپنے خطبۂ صدارت میں دارالعلوم کے اساتذہ حضرات کی خدمات کا اعتراف کیا اور دارالعلوم کی نمایاں کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے لوگوں سے ادارہ کے لیے خصوصی تعاون کی اپیل بھی کی، صدر جلسہ نے اسی موقع پر ایک اور اہم اعلان کر کے سب کو چونکا دیا، وہ اعلان یہ تھا کہ ادارہ کی جانب سے موجود مشائخ اہلسنت کے بدست دارالعلوم نورالحق چرہ محمد پور کے استاذ حضرت قاری رئیس احمد خان صاحب کو ان کی قلمی خدمات کے اعتراف میں "امام علم و فن ایوارڈ" دیا گیا اور انہیں نازش صحافت کا تکریمی خطاب بھی عطا کیا، مذکورہ ایوارڈ دیئے جانے پر ممبر رسول پر موجود مشائخ عظام و علماء کرام نے موصوف قاری صاحب کو بھی ڈھیروں ساری مبارکبادیاں پیش کیں، جلسہ میں مہمان شعراء کرام جناب قاری ندیم سالار لکھنوی اور جناب معراج منتہی سلطان پوری نے اپنے میعاری نعتیہ کلام اور اپنی مسحور کن آواز و منفرد انداز سے سامعین کو خوب خوب محظوظ کیا، صلوٰۃ و سلام سے قبل پیر طریقت خانقاہ بلگرام شریف کے زیب سجادہ حضرت العلام میر سید سہیل میا